بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 3

جلد: ۲۸

مارچ 2024ء

شعبان رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

شہادت امیر المؤمنین

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جنگ آزادی میں

قادیانی جماعت کا شرمناک کردار

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ جلد : ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

چند متفرق گزارشات	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اسرائیل کی عربوں پر یلغار (منظوم)	مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ	05
شہادت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	مولانا ابوالقاسم	06
صلوٰۃ الحاجت ودعاء حاجت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حافظ محمد انس	13
انتخاب لاجواب	״ ״	21
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سبق پڑھانے کا انداز	مولانا محمد امین مبارک پوری	24

شخصیات

قاری سید محمد یحییٰ ہمدانی قصور کا وصال	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	26
مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں کا وصال	״ ״ ״	26
مولانا قاری محمد اسماعیل کا وصال	״ ״ ״	27

ردقادیانیت

جنگ آزادی میں قادیانی جماعت کا شرمناک کردار	مولانا معزالدین	28
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۳۱ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	32
قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:8)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	38
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	43

متفرقات

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اختتام صحیح بخاری شریف	مولانا توصیف احمد	45
تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

چند متفرق گزارشات!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، امابعد!

۱...... آج ۳۰؍جنوری ۲۰۲۴ء ہے مارچ ۲۰۲۴ء کا ماہنامہ لولاک پریس بھجوانا ہے۔ یہ پرچہ ۱۰؍فروری کو بھجوایا جانا تھا۔ مگر ۷؍فروری سے ختم نبوت کورس چناب نگر کا آغاز ہونا ہے۔ اکثر رفقاء کو وہاں انتظامات وخدمت کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اس لئے مجبوراً اس شمارہ کو دس بارہ روز پیشتر مرتب کیا جارہا ہے۔

۲...... اس وقت ملک بھر میں انتخابی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ دھند چھٹ چکی ہے۔ بارشیں نہ ہونے کے باعث ملک بھر میں خشک سردی کا راج ہے، بیماریاں عروج پر ہیں۔ بالخصوص بچوں اور بوڑھوں کو نمونیہ نے اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ بہت اموات ہورہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عفو ورحم کی دعا ہے۔

۳...... آج کی خبر ہے کہ اسلام آباد میں بارش ہوئی ہے، ایبٹ آباد میں برف باری کی بھی خبر ہے۔ بلوچستان میں بارشوں کا سسٹم داخل ہوا ہے توقع ہے کہ خشک سالی سے نجات کی سبیل نکل آئے گی۔ خدا کرے ایسا ہو جائے۔

۴...... مانسہرہ، بالاکوٹ کے مولانا قاضی خلیل الرحمٰن، قصور کے قاری یحییٰ ہمدانی، عارف والا کے خطیب جملیرا چک ۶۶ کے رہائشی مولانا قاری محمد اسماعیل کی وفیات نے غم واندوہ کا ماحول قائم کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

۵...... لاہور کے رفقاء مجلس بارڈر ایریا کے دیہاتوں اور چکوک کی نمائندہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھسین پورہ ۵؍فروری کی تیاری کررہے ہیں۔

۶...... چناب نگر جامعہ عربیہ ختم نبوت میں سولر سسٹم قائم کرنے کے منصوبہ پر پیپر ورک ہورہا ہے۔

۷...... دفتر مرکزیہ ملتان فلٹر واٹر پلانٹ کی تنصیب کا کام جاری ہے جس سے اہل محلّہ وبازار کو صاف پانی سپلائی ہوسکے گا۔

۸...... محاسبہ قادیانیت کی ج ۳۲ چھپ کر آ گئی ہے۔

۹...... اس سال مدارس کے ختمات بخاری شریف کی تقریبات میں مجلس کے حضرات کی بھرپور نمائندگی رہی۔ لاکھوں لوگوں تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔

۱۰...... سینی گال، گیمبیا کے علمائے کرام پاکستان کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے، علماء کرام کی ملتان دفتر میں بھی تشریف آوری ہوئی۔ جامعہ خیرالمدارس میں بیان اور دفتر ختم نبوت میں ان کا ایک شب قیام رہا۔ ان کے میزبان گوجرانوالہ کے قرآن مجید کی افریقوں ملکوں میں تعلیم عام کرنے کا بندوبست کرنے والے حضرات ہمراہ تھے۔

۱۱...... دفتر مرکزیہ ملتان میں قائم ختم نبوت لائبریری کے چار عظیم الشان ہال ہیں۔ جن میں چاروں طرف چھت تک خوبصورت الماریوں میں بتیس ہزار سے زائد کتب سجائی گئی ہیں۔ اب مزید کتب کے رکھنے کی جگہ دستیاب نہ تھی۔ مرکزی عاملہ کے گزشتہ اجلاس میں منظوری لی گئی کہ تیسری منزل کا ایک ہال مزید لائبریری کے لئے مختص کر دیا جائے۔ چنانچہ اس ہال کے فرش پر عمدہ ماربل لگوایا گیا۔ چاروں طرف چھت تک لکڑی کی الماریوں کی تنصیب ہوئی۔ یہ کام مکمل ہوگیا ہے۔ اب الماریوں پر رنگ اور شیشہ کا کام ہونا ہے۔ اس کے بعد جو کتب اندراج کے لئے روکی تھیں ان کے اندراج اور کتب کی فن وار تقسیم کا عمل دہرایا جائے گا۔ قدیم دفتر تغلق روڈ سے جو لکڑی کی الماریاں برائے کتب یہاں منتقل ہوئی تھیں۔ ان کے کتب رکھنے کے خانے بڑے سائز کے تھے۔ ان میں معمولی تبدیلی لا کر بقیہ لائبریری کے برابر ان الماریوں کے خانوں کو کر دیا گیا۔ اس سے بھی خاصی وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ اب پچاس ہزار کتب رکھنے کی لائبریری میں وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرتے ہیں۔

۱۲...... جب یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ اس وقت تک ملک میں الیکشن کا عمل مکمل ہو چکا ہوگا۔ حکومتیں بن چکی ہوں گی، اس سے اگلے شمارہ میں اس پر اظہار خیال کا مناسب موقعہ ہوگا۔ انتظار فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ ملک عزیز کو ترقی واستحکام نصیب فرمائے۔ اس کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہو۔ آمین!

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ساعتوں کی ہم سب کو قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ اللہ رب العزت ختم نبوت کورس چناب نگر کو مثالی طور پر خیروخوبی کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار فرمائیں اور سب کو خاتمہ بالخیر کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

اسرائیل کی عربوں پر یلغار

مولانا ظفر علی خان

الکفر ملة واحدة

حضرت مولانا ظفر علی خانؒ نے جنگ بلقان کے دنوں میں آج سے پون صدی پہلے قسطنطنیہ میں یہ اشعار لکھے تھے۔ دو تین مصرعوں (خط کشیدہ الفاظ) میں ادنیٰ سا تصرف کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے! ساری نظم اس حادثہ فاجعہ کے مطابق ہے، صرف قاتلوں کے چہرے بدل گئے ہیں۔ استعمار وہی اور اس کے دامن پر دھبے بھی جوں کے توں ہیں۔ (ادارہ!)

خوب جی بھر کے شیاطین زماں دیکھ چکے
ہم غریبوں کے سیہ خانے کا ویراں ہونا

اپنے شیرازہ ہستی کا بکھیرہ جانا
اپنی جمعیت قومی کا پریشاں ہونا

برق تثلیث کا توحید کے گھر پر گرنا
ظلمت کفر میں ایمان کا پنہاں ہونا

بیتِ مقدس کے در و بام پہ یلغار یہود
چاک دامانِ عرب تا بگریباں ہونا

فلسطین کے سینہ صد چاک کے پرزے اڑنا
غزہ کے دیدہ نمناک کا طوفان ہونا

ستم ایجادی افرنگ کی لکھتے ہوئے شرح
بید کی طرح مرے خامہ کا لرزاں ہونا

یہ مسلمان ہیں اس جرم میں کردو انہیں قتل
دست نیتن میں جو بیڈن کا یہ فرماں ہونا

خانماں سوختہ عربوں کی تمناؤں کا
دشت سینائی میں برباد و پریشاں ہونا

کلمہ گویوں کا سرعام گھسیٹا جانا
اس تماشے پہ مہ و مہر کا حیراں ہونا

کبھی جن پردہ نشینوں کا نہ اٹھا تھا نقاب
ان کے ناموس کا بازار میں عریاں ہونا

یوں تباہ کرکے ہمیں آپ کو اب ہے منظور
جنگ کو روکنا اور صلح کا خواہاں ہونا

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

شہادت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰؓ

مولانا ابوالقاسم

مخبر صادق ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خبر دی تھی کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دو گروہ ہلاک ہوئے۔ ایک وہ جس نے ان کی نسبت غلو کیا اور دوسرے وہ جس نے ان سے بغض رکھا اور ان کی توہین وتنقیص کی۔ اسی طرح تمہارے متعلق بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے، غلو کرنے والا اور بغض رکھنے والا۔ غلو کرنے والے شیعہ ہیں جو نصاریٰ سے مشابہت رکھتے ہیں اور بغض رکھنے والے خوارج ونواصب ہیں۔ جو یہود کے مشابہ ہیں اور ان دونوں کے درمیان معتدل فرقہ حقہ اہل سنت وجماعت ہے۔ خود امیر المومنین علیؓ بھی محبت مفرط اور مبغض مفرط اور اعتدال پسند تینوں فرقوں کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ شیعوں کی نہایت معتبر کتاب ''نہج البلاغت'' میں جو حضرت علیؓ کے خطبات اور مراسلات پر مشتمل ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ''سیهلک فی صنفان محب مفرط یذهب به الحب الیٰ غیر الحق ومبغض مفرط یذهب به البغض الی غیر الحق وخیر الناس فیّ حالا النمط الاوسط فالزموه والزموا السواد الاعظم فان یدالله علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس لشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب'' (نہج البلاغۃ قسم اوّل ص ۶۰)

میرے متعلق لازماً دو گروہ ہلاک ہوں گے، محبت مفرط کہ جس کو میری محبت غیر حق کی طرف لے جائے گی اور مبغض مفرط جس کو میرا بغض غیر حق کی طرف رہنمائی کرے گا اور بہترین لوگ اعتدال پسند اور میانہ رو ہیں۔ پس تم اعتدال پسندی اور میانہ روی کو لازم کرلو اور مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔ کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ خبردار! بڑی جماعت سے علیحدہ نہ ہونا کیونکہ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا اسی طرح شیطان کے پنجہ اغوا میں پھنس جاتا ہے جس طرح ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری بھیڑیے کا شکار بن جاتی ہے۔

محبّ مفرط گروہ کا نشو ونما حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد خلافت میں عبداللہ بن سبا (یہودی نومسلم) کی قیادت میں ہوا۔ ابن سبا نے ان مفرطین کو یقین دلایا کہ خلفائے ثلاثہ بڑے ظالم تھے، جنہوں نے اہل بیت نبوت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علی مرتضیٰؓ کو خلافت بلافصل سے محروم رکھا۔ چنانچہ ابن سبا کی اغواء کوشیوں سے محبین مفرطین نے خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اس وقت تک مخالفت سے باز نہ آئے۔ جب تک حضرت ذوالنورینؓ کو جرعہ شہادت نہ پلا دیا۔

مبغضین مفرط کا حدوث حضرت علیؓ کی خلافت میں خود ان کے اپنے لشکر میں ہوا۔ یہ لوگ جنگ صفین کے بعد لشکر مرتضوی سے خارج ہو جانے کے باعث خارجی کے نام سے مشہور ہوئے تھے اور انہوں نے نہروان کے مقام پر جمع ہو کر امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ امیر المؤمنین نے لشکر کشی کر کے خوارج کو شکست دی اور ان کو بری طرح سرکوب کیا۔ جنگ نہروان کی ذلت و رسوائی کے بعد بقیۃ السیف خوارج انتقام کے لئے دانت پیس رہے تھے۔ لیکن ان کا کوئی بس نہیں چلتا تھا۔ ان پس ماندوں میں سے عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی، برک ابن عبداللہ تمیمی اور عمرو ابن بکر تمیمی مکہ معظمہ میں جمع ہوئے اور ایک مجلس میں اراکین خلافت کے معائب بیان کرتے ہوئے خارجی مقتولین نہروان پر اظہار تاسف کرتے اور بہت دیر تک مغموم بیٹھے رہے۔ آخر ایک نے مہر سکوت توڑ کر کہا کاش! ہم لوگ اپنی جانوں پر کھیل کر (معاذ اللہ) ان ائمہ ضلال کو ہلاک کر ڈالتے۔

عبدالرحمٰن ابن ملجم کہنے لگا: میں علیؓ کے لئے کافی ہوں۔ برک بولا: میں معاویہؓ کا کام تمام کر دوں گا۔ عمرو بن بکر نے عمرو بن العاصؓ کی جاں ستانی کا بیڑہ اٹھایا اور پھر تینوں نے باہم یہ عہد و پیمان کیا کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے شکار کو نہنگ ہلاکت کے حوالے نہ کر دے، واپس نہ آئے یا وہیں مرجائے اور یہ کام تینوں آدمی ۱۷ر رمضان کو بیک وقت نماز فجر کے قریب انجام دیں۔

اس قرارداد کے بموجب عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ پہنچا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملا۔ اس کے بعد شبیب ابن شجرہ اشجعی خارجی کے پاس گیا اور اس سے اپنے کام میں اعانت کی درخواست کی۔ اس نے کہا تو علیؓ کے قتل پر کیسے قادر ہو گا؟ ابن ملجم نے جواب دیا، نماز فجر کے وقت مسجد میں چھپ کر بیٹھ جاؤں گا جونہی وہ مسجد میں آئیں گے فوراً حملہ کر دوں گا۔ اگر میں ان کی جاں ستانی میں کامیاب ہو گیا اور لوگوں سے بچ کر نکل گیا تو فبہا ورنہ درجہ شہادت پر فائز ہوں گا۔ چونکہ وہ احمق اپنے کو حق پر سمجھتا تھا۔ اس لئے درجہ شہادت کے حصول کا امیدوار تھا۔ حالانکہ فی الحقیقت وہ اس اقدام سے اپنے لئے جہنم میں گھر بنا رہا تھا۔ الغرض شبیب نے اس کی امداد کا وعدہ کر لیا۔ (ابن خلدون)

حاکم نے مستدرک میں بروایت سدی لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن ایک انتہا درجہ کی حسین خارجی عورت قطام نامی پر ہزار جان سے عاشق تھا۔ اس عورت نے اپنا مہر تین ہزار درہم، ایک غلام، ایک لونڈی اور حضرت علیؓ کا سر مقرر کر رکھا تھا۔ اس واقعہ کو فرزدق شاعر نے نظم کا لباس پہنایا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ ترجمہ: کسی جواں مرد نے ایسا مہر برداشت نہ کیا ہو گا جو قطام نے مقرر کیا تھا یعنی تین ہزار درہم، ایک غلام، ایک گانے والی لونڈی اور حضرت علیؓ کے سر کو شمشیر براں سے اڑا دینا۔ شہادت علیؓ سے بڑھ کر کوئی مہر گراں نہیں

ہوسکتا اور نہ ابن ملجم کے فوری قتل سے بڑھ کر کوئی قتل ہوسکتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی)

متذکرہ صدر خوفناک مہر متعین کرنے کی وجہ یہ تھی کہ قطام کا باپ اور اس کے بھائی جنگ نہروان میں مارے گئے تھے۔ ابن ملجم نے اس عورت کو شادی کا پیام دیا۔ جب اس عورت نے اپنے مہر کی تشریح کی تو ابن ملجم نے جواب دیا کہ قتل علیؓ تو کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ اس وقت میں اسی غرض سے آیا ہوں۔ البتہ دوسری چیزیں مجھ سے میسر نہ ہوسکیں گی۔ اسی قتالہ نے کہا: اچھا تم اسی پچھلی شرط کو پورا کرو۔ اگر تم اس کوشش میں کامیاب ہوگئے تو تمہارے لئے یہی ایک شرط کافی ہے۔ اس کے بعد عورت کہنے لگی، میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو متعین کرتی ہوں جو اس کام میں تمہاری مدد کرے گا۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے قبیلے کے ایک شخص وردان نامی کو ابن ملجم کے ہمراہ متعین کردیا۔ شب جمعہ کو ابن ملجم، شبیب اور وردان کی معیت میں مسجد میں آیا اور اس دروازے کے قریب چھپ کر بیٹھ گیا۔ جس طرف سے امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضیٰؓ مسجد میں آیا کرتے تھے۔ (ابن خلدون)

۱۷؍رمضان المبارک ۴۰ھ شب جمعہ کو حضرت علیؓ علی الصبح اٹھے اور اپنے صاجزادے حضرت حسن مجتبیٰؓ کو جگا کر ان کو اپنے ایک خواب کا واقعہ سنایا۔ اتنے میں ابن نباح مؤذن نے آکر نماز صبح کے لئے آپ کو بلایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے مکان سے لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہوئے برآمد ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء)

جب امیرالمؤمنین مسجد کے قریب پہنچے تو شبیب نے لپک کر تلوار چلائی لیکن اس اثناء میں امیرالمؤمنین آگے بڑھ گئے۔ وار خالی جاکر دروازے پر پڑا۔ اتنے میں ابن ملجم نے بڑھ کر پیشانی مبارک پر تلوار ماری اور چلّا کر کہا: ''**الحکم للہ لالک یا علی ولا لاصحابک**'' تلوار کی ضرب نے آپ کا چہرہ مبارک کنپٹی تک کاٹ دیا اور تلوار دماغ تک جاپہنچی۔ وردان اور شبیب تو بھاگ گئے لیکن ابن ملجم پر لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور اس کو گرفتار کرلیا۔ امیرالمؤمنین نے زخمی ہونے کے بعد اپنے خواہرزادہ جعدہ ابن ہبیرہ کو جو محترمہ ام ہانی (خواہر امیرالمؤمنین) کے فرزند تھے، نماز پڑھانے پر مامور کیا۔ جعدہ نے نماز صبح پڑھائی۔ لوگ آپ کو گھر پر اٹھا لائے۔ طلوع آفتاب کے بعد ابن ملجم امیرالمؤمنین کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت اس کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ اپنی کامیابی اور مقصد برآری میں بڑا خوش تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عدو اللہ! تجھے کس بات نے میرے قتل پر آمادہ کیا؟ ابن ملجم بڑے فخر سے کہنے لگا: میں اپنی تلوار کو برابر چالیس روز تک تیز کرتا رہا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اس تلوار سے وہ شخص مارا جائے جو خلق خدا میں بدترین مخلوق ہے۔ آپ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تو بھی اسی تلوار سے مارا جائے گا۔

اس کے بعد امیرالمؤمنینؓ نے حاضرین سے فرمایا: اگر میں اس زخم سے جانبر نہ ہوا تو اس شخص کو قصاص میں قتل کردینا اور بچ گیا تو جیسا مناسب ہوگا کیا جائے گا۔ اس کے بعد بنوعبدالمطلب کو وصیت کی کہ:

اہل ایمان کی خون ریزی سے بچنا اور یہ حیلہ نہ اٹھانا کہ امیرالمؤمنین قتل کئے گئے۔ میرے قاتل کے سوا کسی دوسرے سے ہرگز تعارض نہ کیا جائے۔ (ابن خلدون)

آپ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ نے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی بیوہ تھیں ابن ملجم سے فرمایا: ظالم! تو نے امیرالمؤمنین پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: میں نے امیرالمؤمنین کو نہیں تیرے باپ کو مارا ہے۔ سیدہ نے فرمایا: تو نے میرے والد بزرگوار کو شہید کیا ہے ان کا کچھ نقصان نہیں ہے۔ خدائے قہار تجھے قیامت کے دن رسوا کرے گا۔ کہنے لگا: پھر کیوں روتی ہو؟ سیدہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ امیرالمؤمنین اس زخم سے جانبر ہو جائیں گے۔ ابن ملجم بولا: پھر کیوں اشکبار ہو؟ اس کے بعد بڑے فخر سے کہنے لگا: کہ میں نے اس تلوار کو ایک ہزار درہم میں خریدا تھا اور برابر ایک مہینے سے اس کو زہر میں بجھاؤ دے رہا تھا۔ اگر اس کے باوجود اس نے کچھ کام نہ کر دکھایا تو خدا اس کا برا کرے۔ (تلبیس ابلیس امام ابن جوزیؒ)

امیرالمؤمنین نے اپنے فرزند گرامی حضرت حسن مجتبیٰؓ سے فرمایا کہ اگر میں اس صدمہ زخم سے سفر آخرت کر جاؤں تو تم بھی ابن ملجم ہی کی تلوار سے ایک وار مارنا۔ اتنے میں جندا بن عبداللہؓ آ گئے اور انہوں نے امیرالمؤمنین سے دریافت کیا کہ اگر آپ ہم حرماں نصیبوں کو داغ مفارقت دے جائیں تو کیا ہم حسنؓ سے بیعت کر لیں؟ فرمایا: کہ نہ تو میں یہ حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ جو قرین مصلحت ہو اس پر عمل کرنا۔ اس کے بعد اپنے دونوں صاحبزادوں امام حسنؓ اور حسینؓ کو طلب کر کے فرمایا: میں تمہیں تقویٰ اور خشیۃ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، تم لوگ ہرگز دنیائے دنی میں مبتلا نہ ہونا۔ اگرچہ وہ تمہیں مبتلا کرنا چاہے۔ حق وصدق کو اپنا شعار بنانا، یتیموں پر رحم اور بیکسوں، ناداروں کی مدد کرنا، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار رہنا، احکام الٰہی میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا۔

پھر اپنے فرزند گرامی محمد بن حنفیہؒ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: تم کو بھی میں انہی امور کی وصیت کرتا ہوں۔ مزید برآں ان دونوں بھائیوں کا احترام کرنا، ان کا حق تم پر زیادہ ہے، کوئی امر ان کی خلاف مرضی نہ کرنا۔ اس کے بعد حسنینؓ کو محمد ابن حنفیہؒ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔ جب رحلت کا وقت آیا تو کلمہ لاالٰہ الااللہ! آپ کی زبان مبارک سے نکلا اور آپ کی روح اطہر قفس عنصری سے نکل کر باغ جناں کی طرف پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! (ابن خلدون)

جب روح مطہر اوج علیین کو چلی گئی تو ابن ملجم قید خانہ سے نکال کر حضرت حسن مجتبیٰؓ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اس نے التماس کی کہ: اس میں تمہارا کوئی ہرج نہیں ہے کہ مجھے تھوڑے دنوں تک زندہ رکھو۔ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ علیؓ اور معاویہؓ کو مار ڈالوں گا۔ علیؓ کا قصہ تو پاک کر چکا۔ اب معاویہؓ باقی رہ گیا

ہے۔تم مجھے اتنی مہلت دو کہ اسے ہلاک کر کے اپنا عہد پورا کرلوں گا۔ اگر میں اس عزم میں کامیاب ہوکر زندہ بچ گیا تو خدائے سمیع وبصیر کو گواہ کرتا ہوں کہ تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ جناب حسن مجتبیٰؓ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔اب تو تو عنقریب واصل جہنم ہوگا۔(ابن خلدون) اس کی عارضی رہائی کی درخواست کو قبول نہ فرما کر حضرت حسنؓ نے اس کو آگ لگانے کا حکم دیا اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ (ابن خلدون)

ابن ملجم کا دوسرا ساتھی برک ابن عبداللہ جناب معاویہؓ کی جان ستانی کا بیڑہ اٹھا کر دمشق پہنچا اس نے شب معہود کو طلوع فجر کے وقت ان پر حملہ کیا۔لیکن اتفاق سے زخم کاری نہ پڑا۔سرین پر کچھ زخم آیا۔امیر معاویہؓ نے پلٹ کر برک کو گرفتار کرلیا۔اس نے خوفزدہ ہوکر کہا۔میں آپ کو ایک مژدہ سناتا ہوں بشرطیکہ مجھے اس کی خوشی میں آپ رہا کردیں اور وہ یہ ہے کہ آج ہی شب کو میرے ایک بھائی نے علیؓ کو قتل کر دیا ہے۔ جناب معاویہؓ نے استعجاب سے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا۔برک نے جواب دیا کہ علیؓ کا قتل بالکل یقینی ہے کیونکہ ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں تھا۔یہ سنتے ہی برک کو حضرت معاویہؓ کے حکم سے نہنگ شمشیر کے حوالے کر دیا گیا۔

اس کے بعد امیر معاویہؓ کے معالجہ کے لئے طبیب حاضر ہوا۔اس نے زخم کی نوعیت دیکھ کر کہا کہ اس کا علاج دو ہی صورتوں سے ہوسکتا ہے یا تو داغ دیا جائے یا دوا پیجئے۔لیکن داغ نہ دینے کی صورت میں آئندہ کے لئے سلسلہ توالد وتناسل منقطع ہو جائے گا۔امیر معاویہؓ نے فرمایا: مجھ سے آگ کا داغ برداشت نہ ہوگا۔ اس لئے مجھے دوا دو۔اس واقعہ کے بعد امیر معاویہؓ نے اپنی حفاظت جان کے لئے دربان رکھے، محافظ رکھے، حالت نماز میں بھی پولیس کا پہرہ رہنے لگا۔لیکن ابن خلدون لکھتے ہیں: مؤرخوں کا بیان ہے کہ دربانوں اور محافظوں کا تقرر امیر معاویہؓ کی عمل داری میں نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد ۴۴ھ میں سب سے پہلے مروان نے اس وقت دربان اور محافظ مقرر کئے۔جب یمانی نے اس پر نیزے کا وار کیا تھا۔

عبدالرحمٰن ابن ملجم کا تیسرا رفیق عمرو ابن بکر تھا۔وہ رمضان کی سترویں رات حضرت عمرو ابن عاصؓ کے قتل کرنے کو چھپ کر بیٹھا۔لیکن حسن اتفاق سے عمرو ابن العاصؓ اس روز نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں نہ آئے اور اپنے ایک فوجی عہدہ دار خارجہ ابن ابی حبیبہ کو نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں بھیج دیا۔عمرو ابن بکر خارجی نے خارجہ کو ابن عاص سمجھ کر تلوار چلائی اور ایک ہی وار میں اس غریب کا کام تمام کردیا۔لوگ اس کو گرفتار کر کے جناب عمرو ابن العاصؓ کے پاس لائے۔انہوں نے دریافت کیا کہ کون مارا گیا؟ لوگوں نے کہا خارجہ! اس پر قاتل چونک کر بولا: افسوس میں نے تمہارے شبہ میں اس غریب کو ناحق مار دیا۔حضرت ابن عاصؓ نے فرمایا: تو نے عمرو ابن عاصؓ کے مارنے کا قصد کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے خارجہ کے قتل کی خواہش کی۔ یہ کہہ کر قاتل کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (ابن خلدون)

صلوٰۃ الحاجت ودعائے حاجت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجت (ضرورت) کے وقت تشہد کی تعلیم دی۔ ’’ان الحمدللہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا من یھدی اللہ فلا مضلّ لہ من یضلل فلا ھادی لہ واشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمداً عبدہٗ ورسولہ‘‘

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے خطبہ حاجت کے ساتھ یہ آیات ملانا چاہتے ہوتو یوں کہو’’اتقوااللہ حق تقاتہ ولاتموتن الا وانتم مسلمون. اتقواللہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا. اتقواللہ وقولوا قولا سدیداً سے فوزا عظیما تک‘‘

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر قابل اہتمام کام جسے الحمدللہ سے شروع نہ کیا جائے بے برکت ہوتا ہے۔

دعائے استخارہ

حضرت جابر ابن عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمام کاموں میں (اہتمام کے ساتھ) استخارہ سکھلاتے جیسا ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ہوں۔آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے: ’’اللّٰھم استخیرک بعلمک استقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللّٰھم ان کنت تعلم ان ھذاالامر ‘‘ پھراس کام کا نام لیا جائے’’خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویشرہ لی وان کنت تعلم ان ھذاالامر ‘‘(آگے اس کام کا نام لے) ’’شرلی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کنت ثم ارضنی بقضائک ‘‘راوی کو شک ہے آپ ﷺ نے دونوں مقامات پر وعاقبۃ امری کے الفاظ بیان فرمائے یا اس کے بجائے فی عاجل امری وآجلہ کے الفاظ ارشاد فرمائے۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے

حضرت عبداللہ ابن سرجسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ’’اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل. اللّٰھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا

فی اھلنا اللّٰھم اعوذبک من وعثاء السفر وکآبتہ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال ‘‘ترجمہ:اے اللہ آپ ہی سفر میں ساتھی اور گھر میں نائب ہیں۔اے اللہ آپ ہمارے سفر میں ہماری رفاقت اور ہمارے گھر میں ہماری نیابت فرمائیں۔اے اللہ میں آپ کے ساتھ سفر کی مشقت واپسی پرغم اور زیادتی کے بعد نقصان سے مظلوم کی بددعا، گھر بار میں برائی دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں۔حضرت ابوہریرہؓ سے بھی تھوڑی بہت کمی کے ساتھ یہ دعا منقول ہے۔

تقریری مسابقہ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت وردقادیانیت نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع نواب شاہ کے زیراہتمام بروز پیر۱۵جنوری۲۰۲۳ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں ایک عظیم الشان بین المدارس تقریری مسابقہ بسلسلہ ختم نبوۃ و رد قادیانیت کا انعقاد کیا گیا، پروگرام بعد نمازِ مغرب سے رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔پروگرام کی نگرانی مولانا تجمل حسین طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ نواب شاہ نے ادا کی، جبکہ نقابت کے فرائض راقم نے ادا کئے۔پروگرام کا آغاز بعد نمازِ مغرب قاری شکیل احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔حافظ احمد بن غلام سرور نے ہدیہ نعت پیش کیا،نواب شاہ شہر اور مضافات کے مختلف مدارس سے ۱۶طلباءکرام نے تقریر میں حصہ لیا۔منصفین کے فرائض مجاہدِ اسلام مولانا محمد عثمان خطیب نمرہ مسجد،مولانا عبدالمالک مدرس جامعہ محمدیہ عربیہ،مولانا محمد یاسین بھٹی خطیب مسجد اویس قرنی،مفتی محمد عقیل خطیب جامع مسجد باب جنت نے سرانجام دیئے۔بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے شرکاءمسابقہ کو ہدایات فرمائیں، خطاب فرمایا اور اختتامی دعا فرمائی۔

مسابقہ میں ۱۶طلباء کرام کو شرکت کا موقع دیا گیا۔اول، دوم، سوم اور چہارم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کتابیں، رومال اور نقد رقم کی صورت میں اور تمام شرکاءکو کتابیں اور رومال انعامات دیئے گئے۔فہرست پوزیشن حاصل کرنے طلباء

(۱)	حسین جمیل بن قاری جمیل احمد فاروقی	مدرسہ دارالعلوم حقانیہ دوڑ	اول
(۲)	عبدالواحد بن محمد بلال	جامعہ عثمانیہ ائیرپورٹ نواب شاہ	دوم
(۳)	محمد طلحہ بن ندیم احمد	مدرسہ بیت العلم نواب شاہ	سوم
(۴)	ابوہریرہ بن عرفان علی	مدرسہ بیت العلم نواب شاہ	چہارم

پروگرام کے اختتام پر علماء، طلباء سمیت تمام شرکاء کے لئے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے طعام کا بندوبست کیا گیا۔(رپورٹ: قاری عبداللہ فیض)

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

حافظ محمد انس

(۲۱) حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۱۴ء ...... وفات: ۵؍مئی ۲۰۰۹ء

محقق دوران اور نامور عالم دین تھے۔ دنیا نے انہیں ’’امام اہل سنت‘‘ کے نام سے بھی یاد کیا۔ آپ جہاں استاذ العلماء اور درس وتدریس کے ماہر تھے، وہاں حق تعالیٰ نے آپ کو تحریر کا بھی کامل ملکہ نصیب کیا۔ آپ جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے آپ کی تحریر حرف آخر قرار پاتی۔ آپ نے جون ۱۹۶۸ء میں ’’تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور‘‘ تحریر فرمائی۔ مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا کے صدر مدرس مولانا محمد حسین نیلوی نے اس کا جواب لکھا، جس کا نام ’’الکتاب المسطور فی جواب تسکین الصدور المعروف بہ ندائے حق‘‘ تجویز فرمایا۔ یہ کتاب اگست ۱۹۶۹ء میں تحریر کی گئی۔ اس کے بعد ملک محمد فیروز اسلامک مشن جھنگ نے ’’وفات النبی ﷺ‘‘ کے نام پر اور کراچی کے ڈاکٹر کیپٹن مسعود عثمانی جماعت مسلمین نے ۱۹۷۲ء میں ’’یہ قبریں یہ آستانے‘‘ تحریر کیں۔ اس سے پہلے ’’شفاء الصدور‘‘ نامی کتاب مولانا محمد حسین نیلوی کی بھی منظر عام پر آچکی تھی، جس کا ترجمہ مولانا محمد امیر بندیالوی نے کیا تھا۔

’’شفاء الصدور‘‘، ’’ندائے حق‘‘، ’’وفات النبی ﷺ‘‘، ’’یہ قبریں یہ آشیانے‘‘ یہ تمام کتب ورسائل ’’عندالقبو رسماع موتی‘‘ کے انکار پر مشتمل تھیں۔ ان حالات میں شیخ الحدیث مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر نے ۱۹۷۶ء میں ’’سماع موتی‘‘ نامی کتاب تحریر فرمائی جس کا پورا نام ’’سماع موتی الملقب باثبات السماع والشعور لجملة اھل القبور‘‘ تحریر فرمایا اور اس مسئلہ کو مبرہن کیا۔ لیکن متذکرہ تمام رسائل بالخصوص ’’ندائے حق‘‘ کا پورا جواب بھی ہوگیا۔ اس مجموعہ میں یہ کتاب بھی شامل ہے۔ (ناشر)

(۲۲)

شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب ’’سماع الموتیٰ‘‘ کے نام سے تحریر فرمائی۔ فریق ثانی کے بزرگ عالم دین، دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولانا قاضی شمس الدین صاحب گوجرانوالہ نے اس کا جواب ’’الشھاب الثاقب علیٰ من حرّف الاقوال والمذاھب‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے اس کا

جواب ’’الشہاب المبین علیٰ من انکر الحق الثابت بالادلۃ والبراھین ‘‘ کے نام سے تحریر کیا۔ ۲۳؍اپریل۱۹۸۳ء کو یہ جواب الجواب تحریر ہوا۔اس مجموعے میں ہم اس کو شامل اشاعت کررہے ہیں۔(ناشر)

(۲۳)

ہمارے بزرگ اور مخدوم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے مشہور زمانہ کتاب ’’تسکین الصدور‘‘ لکھی جس کا مولانا محمد حسین نیلوی نے ’’الکتاب المسطور فی جواب تسکین الصدور المعروف به ندائے حق ‘‘ تحریر فرمائی۔اس کا جواب حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے ’’سماع موتی‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا۔اس میں سے بعض مباحث کو مزید اجاگر کرنا تھا تو دوسرا جواب ’’المسلک المنصور فی رد کتاب المسطور ‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا۔اس مجموعہ میں یہ کتاب ’’المسلک المنصور فی رد الکتاب المسطور ‘‘ شامل اشاعت ہے، ملاحظہ فرمایا جائے۔یادرہے کہ اس عنوان پر مولانا سرفراز خان صفدر کی چار کتابیں ہیں۔چاروں یکجا اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہیں۔الحمد لله حمدا کثیرًا کثیرا!(ناشر)

(۲۴) استاذ العلماء مولانا عبدالقدیر رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۱۹۰۱ء ...... وفات:۴؍دسمبر۱۹۹۰ء

آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، مولانا شبیر احمد عثمانی کے شاگرد تھے۔ڈابھیل، دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں پڑھاتے رہے۔جید اکابر اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔آپ سے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے بھی پڑھا ہے۔ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر مولانا سرفراز خان صفدر نے اپنی کتاب ’’تسکین الصدور‘‘ بھیجی جس کی حضرت الاستاذ مولانا عبدالقدیر نے بھرپور تائید وتوثیق کی اور اس کے ساتھ ٹھوس علمی مواد بھی بھجوایا۔حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نے اس کی ترتیب وتہذیب کر کے اپنے ادارہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے شائع کیا۔ یہ نومبر ۱۹۸۷ء کی بات ہے۔بعد اس کے عکس شائع ہوتے رہے۔کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔اس مجموعے میں اس کو شائع کرنے کی سعادت سے قدرت حق سرفراز فرما رہی ہے۔(ناشر)

(۲۵) حضرت قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: یکم؍فروری۱۹۱۳ء ...... وفات:۱۳؍مئی۱۹۹۷ء

قبلہ حضرت قاضی زاہد الحسینیؒ چھچھ ضلع اٹک کے رہنے والے تھے۔مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا شبیر احمد عثمانی ایسے حضرات سے دورہ حدیث مکمل کیا۔شیخ الاسلام حضرت مولانا

سید حسین احمد مدنی سے بیعت کا تعلق تھا اور ان کے دل وجان سے عاشق صادق تھے۔ اٹک شہر میں خانقاہ مدنی قائم کی، مسجد کا نام مدنی مسجد، محلّہ کا نام مدنی محلّہ رکھا۔ پاکستان میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا، تو آپ نے رحمت کائنات ﷺ نامی کتاب لکھی حق تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازا۔ بیسوں ایڈیشن شائع ہوئے۔ کتاب بہت ہی مدلل مبرہن لکھی۔ کہیں تلخی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس مجموعہ میں اس کتاب کو شامل اشاعت کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔ (ناشر)

(۲۶) امام اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: یکم/اکتوبر۱۹۱۴ء ...... وفات: ۲۶/جنوری ۲۰۰۴ء

حضرت قاضی صاحب بھیں ضلع چکوال کے رہنے والے تھے۔ چکوال شہر میں مدنی مسجد ومدرسہ اظہار الاسلام آپ کی یادگار ہیں۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور اپنے استاذ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی سے مجاز بیعت تھے۔ آپ ایک متحرک عالم دین تھے۔ عمر بھر دینی تحریکوں میں سرگرم عمل رہے۔ مجلس احرار، جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد خدام اہل سنت کی بنیاد رکھی اور پھر اس میں عمر کھپادی۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ تحریکی شخصیت ہونے کے باعث عمر بھر کسی نہ کسی طرح کسی بھی دینی خدمت سے سرشار رہے۔ فارغ رہنے کا ان کی لغت عمل میں نام نہ تھا۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قرآن سے ثبوت کے نام پر ان کے کسی مضمون کو ان کے ہرنولی کے منتسبین نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جو اس مجموعہ میں شریک اشاعت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ (ناشر)

(۲۷) مولانا سید میرک شاہ اندرابی

آپ ایک جید اور متبحر عالم دین تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے ۱۹۱۸ء میں فراغت حاصل کی، دربھنگہ، مرادآباد اور دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے رہے۔ ملکانہ راجپوتانہ میں جب شدھی کی تحریک چلی تو دارالعلوم کے تبلیغی وفد میں آپ بھی شریک تھے۔ آپ کی جدوجہد نے مسلمانان علاقہ کو ارتداد سے محفوظ رکھا۔ بعد میں آپ لاہور آگئے اور جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ کے آپ صدر المدرسین بھی رہے۔ جیسا کہ تاریخ دارالعلوم دیوبند از جناب سید محبوب رضوی ج ۲ ص ۱۳۲ پر تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

آپ نے ’’عقیدۃ المحدثین فی حیوۃ النبیین‘‘ رسالہ تحریر فرمایا جسے کتاب خانہ پنجاب لاہور ۲۶ بیرون دروازہ نے شائع کیا۔ اس رسالہ کو مولانا اعزاز علی کتب خانہ عزیزیہ دیوبند سے بھی شائع کرنا چاہئے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس رسالہ کو ملاحظہ فرمایا افسوس کہ مصنف کے ہمیں زیادہ حالات سے

آگاہی نہ ہو پائی۔ آپ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ لاہور میں تدریس کے زمانہ میں وصال فرمایا۔ لاہور ہی میں تدفین ہوئی۔ اس مجموعہ میں اس علمی دستاویز کو شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ (ناشر)

(۲۸) مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۲۵ء ...... وفات: ۲۸ر نومبر ۲۰۰۱ء (مدینہ منورہ)

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری نامور مدرس، متبحر عالم دین، اور شہرہ آفاق مصنف تھے۔ آپ کی تصانیف کو قبولیت کا درجہ حاصل ہے۔ آپ نے انوار البیان کے نام پر تفسیر لکھی۔ آپ عرصہ تک دارالعلوم کراچی میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں پڑھاتے رہے۔

آپ نے ''مرنے کے بعد کیا ہوگا'' نامی کتاب لکھی، جس میں برزخ قبر، اہل قبر دوزخ، اہل دوزخ، قیامت، حشر ونشر حساب وکتاب شفاعت اور اعراف کے مفصل حالات قلمبند فرمائے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا منیر احمد منور نے اس کی تلخیص کی جو اس مجموعہ میں شامل کی جارہی ہے۔ (ناشر)

(۲۹) مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری البرنی، تقسیم ہند کے بعد کراچی تشریف لائے جامعہ دارالعلوم کورنگی کے اعلیٰ درجہ کے مدرس تھے۔ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے، آپ عصر سے عشاء اور صبح تہجد سے اشراق تک تسلسل کے ساتھ مسجد نبوی میں عبادت گزار رہے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ نو جلدوں میں آپ نے تفسیر القرآن ''انوار البیان'' لکھی جس کی اہل علم نے بہت تعریف کی۔ آپ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک رسالہ ''عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا جس کا مقدمہ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی نے لکھا جو جامعہ الحقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا سے شائع ہوا جسے ہم اس مجموعہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

(۳۰) مولانا سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۲۸ر فروری ۱۹۲۳ء ...... وفات: یکم رجنوری ۲۰۰۱ء

مولانا سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عبدالکریم گمتھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں انڈیا میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف، پاکستان بننے کے بعد ضلع سرگودھا ساہیوال تشریف لائے۔ جامعہ حقانیہ قائم کیا۔ حضرت مفتی محمد شفیع کراچوی کے خلیفہ مجاز تھے، بہت ہی قابل فخر، ثقہ عالم دین تھے۔ آپ نے جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ میں ''حیات انبیاء کرام علیہم السلام'' کے نام سے کتاب تحریر فرمائی جسے ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ (ناشر)

(۳۱) حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۲۵ء ...... وفات: ۱۴رمئی ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود اپنے دور کے عبقری انسان تھے۔ تحریر وتقریر، حافظہ اور حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے ۱۹۶۲ء میں یہ کتاب لکھی جس کا نام ’’مدارک الاذکیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام، مکین گنبد خضراء کی حیات برزخی کا بیان‘‘ المعروف ’’مقام حیات‘‘ تجویز کیا جو انکار حیات النبی ﷺ کے پاکستان میں قضیہ کھڑا ہونے کے بعد ابتدائی کتاب شمار ہوتی تھی۔ پہلا ایڈیشن مختصر کتابچہ تھا۔ پھر ہر ایڈیشن میں اضافہ ہوتا رہا۔ حضرت علامہ مرحوم کے آخری دور حیات میں یہ کتاب دو جلدوں میں شائع ہوئی جو نو سو ساٹھ صفحات کی حامل ہوگئی۔ اس آخری ایڈیشن کو اس ذخیرہ میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (ناشر)

(۳۲) مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۲۰ء ...... وفات: ۸راگست 2015ء

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی آپ حضرت قاضی نجم الدین کلاچی کے صاحبزادہ تھے۔ اپنے والد گرامی اور سرگودھا کے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا محمد اسماعیل خوشابی، خیر المدارس جالندھر، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا محمد علی جالندھری سے پڑھا۔ دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف کیا۔ کلاچی میں نجم المدارس کے نام پر مدرسہ قائم کیا۔ مدرسہ کے مہتمم، شیخ الحدیث، صدر مدرس، صدر مفتی رہے۔ آپ نے ’’السبیل الاقوم فی حیات سید العرب والعجم‘‘ کے نام سے ایک مختصر مضمون لکھا۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، چکوال والوں سے اس پر تصدیق چاہی۔ آپ نے تحریر کیا لکھی جو اس مضمون سے بھی بڑھ گئی۔ دونوں ہمارے مخادیم تھے۔ جامعہ نجم المدارس کے حضرات نے دونوں تحریروں کو ایک ساتھ شائع کر دیا۔ یہ رسالہ اب تبرکات اکابر ہے۔ اس مجموعہ میں اسے شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ (ناشر)

(۳۳)

لاہور سے کسی زمانہ میں ماہنامہ حنفیہ شائع ہوتا تھا۔ مولانا عبدالحلیم قاسمی اس کے ایڈیٹر تھے۔ ٹیمپل روڈ اس کا دفتر ہوتا تھا۔ مولانا عبدالحلیم قاسمی کے دوسرے بھائی کا نام عبدالعلیم قاسمی تھا۔ دونوں حضرات کو قاسمی برادران کہا جاتا تھا۔ یہ دراصل وادی سون کے علاقہ کے تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ لبرٹی مارکیٹ گلبرگ میں جامعہ حنفیہ کے نام سے مولانا عبدالحلیم قاسمی نے ادارہ بھی قائم کیا۔ ماہنامہ حنفیہ کی جلد ا شمارہ ۵، ۶ بابت ماہ جنوری، فروری ۱۹۶۰ء مطابق شعبان ورمضان ۱۳۷۹ھ کو انہوں نے ’’حیات النبی ﷺ

نمبر“ کے طور پر شائع کیا۔اس کے ۵۶ صفحات تھے۔ یہ حضرات خوب مزاج کے تھے۔ جماعت اسلامی سے بھی راہ ورسم رکھا۔اتحاد العلماء کو بھی مشرف کیا۔مولانا غلام غوث ہزاروی نے ان پر ایک مشہور عالم فقرہ کی پھبتی بھی کسی۔ یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں جواب عنقاء ہو چکا۔ہم ماہنامہ حنفیہ لاہور کے اس ماہنامہ نمبر کو سوائے دوتین مضامین کے مکمل اس مجموعہ میں لے رہے ہیں۔اس میں:

(۱) مولانا سید سلمان ندوی کا مضمون ”عالم دنیا، عالم برزخ، عالم آخرت“

(۲) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ”المولد الفرسخی فی المولد البرزخی“

”حیات برزخی میں قوی تر انبیاء علیہم السلام ہیں“

”سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم برزخ میں تشریف رکھنے کے بعض احوال“

(۳) حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ”تحقیق حیات النبی فی قبرہ“

(۴) حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی ”وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات، شہداء کی حیات سے اکمل ہے“

(۵) حضرت مولانا منظور احمد نعمانی ”مسئلہ حیات النبی کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ“

”مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“

(۶) حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ”انبیاء کی حیات برزخی اقویٰ اور اکمل ہے“

(۷) مولانا محمد زکریا ”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصل کا ذکر“

سات حضرات کے دس مضامین کو ہم نے اس مجموعہ میں لیا ہے۔(ناشر)

(۳۴) حافظ نذیر احمد صاحب گوجرانوالہ

گوجرانوالہ کے حضرت حافظ نذیر احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے دوسرے سجادہ نشین مولانا محمد عبداللہ (حضرت ثانی) سے بیعت ہیں۔صاحب نسبت بزرگ ہیں۔گوجرانوالہ میں ان کا کپڑے کا کاروبار ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے دورامارت سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن ہیں اور مجلس کے معاون خاص۔آپ نے ”حیات پاک برزخی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کے نام سے یہ کتابچہ مرتب فرمایا۔اس مجموعہ میں ہم اسے شامل اشاعت کر رہے ہیں۔حق تعالیٰ انہیں لمبی صحت والی زندگی عنایت فرمائیں۔(ناشر)

(۳۵) مولانا اللہ یار خان چکڑالوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش:۱۹۰۴ء وفات:۱۸رفروری ۱۹۸۴ء

چکڑالہ ضلع میانوالی کے بزرگ عالم دین، مناظر اسلام، دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔تصوف

میں اویسی سلسلہ کے بزرگ تھے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کے شاگرد حافظ عبدالرزاق ایم.اے نے آپ کے افادات کو ’’حیات برزخیہ‘‘ کے نام سے شائع کیا، جسے ہم نے اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔(ناشر)

(۳۶)

چکڑالہ ضلع میانوالی کے نامور مناظر اسلام بزرگ عالم دین مولانا احمد یار خان چکڑالوی کے افادات آپ کے شاگرد حافظ عبدالرزاق ایم.اے نے ’’حیات النبی مذاہب اربعہ اہل سنت والجماعت کی نظر میں‘‘ کے نام سے جمع فرمائے، جسے ہم اس مجموعہ میں شامل اشاعت کررہے ہیں۔(ناشر)

(۳۷)

موصوف نامور مجاہد عالم دین تھے۔ بعد میں تصوف کے سلسلہ اویسیہ میں شناوری کی۔ خوب بھرپور محنتی انسان تھے۔ چکڑالہ میانوالی کے دور دراز قدیمی قصبہ میں پیدا ہوئے۔ بڑا نام پایا۔ ان کے افادات پر مشتمل کئی کتابیں ہیں۔ ان میں ایک: ’’سیف اویسیہ برعقائد نامرضیہ‘‘ بھی ہے جسے ایک متوصل حافظ عبدالرزاق نے مرتب کیا۔ اسے بھی اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔(ناشر)

(۳۸)

آپ اپنے دور کے نامور عالم اور مناظر اسلام تھے۔ فریق ثانی پر علمی گرفت کرنے میں دست آہنی استعمال کرتے تھے۔ مزاج میں ابن تیمیہ کی حدت وشدت کا پرتو تھا۔ آپ کے شاگرد حافظ عبدالرزاق صاحب نے آپ کے افادات علمی کو ’’حیات انبیاء‘‘ کے نام پر جمع کیا۔ یہ ستمبر۱۹۸۲ء کی بات ہے۔ بیالیس سال قبل کی شائع شدہ کتاب کو ہم اس مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔ اس کتاب میں حیات الانبیاء اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عنوان قائم کر کے بھی خامہ فرسائی کی ہے۔(ناشر)

(۳۹) مولانا بشیر احمد نقشبندی

آپ لودھراں کے علاقہ کے تھے۔ معروف نحوی استاذ حضرت مولانا غلام رسول پونٹوی کے شاگرد تھے اور خود ذی استعداد استاذ تھے۔ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور میں استاذ بھی رہے۔ آپ مولانا اللہ یار خان چکڑالوی کے مرید تھے۔ حمایتیاں ضلع بہاول پور میں خطیب بھی رہے۔ آپ نے ’’القول المشہور فی احوال القبور‘‘ نامی رسالہ لکھا جو حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی کے افادات پر مشتمل تھا۔ اس کو بھی اس مجموعہ میں شامل کیا جارہا ہے۔(ناشر)

(۴۰) شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۹۳۲ء ...... شہادت: ۱۸؍مئی ۲۰۰۰ء

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نامور عالم ربانی اور اپنے دور کے شہرہ آفاق دانشور اور مصنف شہیر تھے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو علم نافع نصیب کیا تھا۔ ایسے خوش نصیب تھے کہ جس میدان میں قدم رکھا کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ آپ کی ایک کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' دس جلدوں پر مشتمل ہے جو بلا مبالغہ ہزاروں ہزار شائع ہوئی۔ اس کے قدیم ایڈیشن کی دسویں جلد کے ص ۳۳۷ سے ۵۶۴ تک حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر لوگوں کے سوالات اور آپ کے جوابات ہیں۔ اس مجموعہ میں اس کو شامل کرنے کا شرف نصیب ہو رہا ہے۔ (ناشر)

ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز ضلع تھرپارکر و بدین

۷ تا ۱۵؍جنوری ۲۰۲۴ء تھرپارکر و بدین میں مختلف مقامات پر کورسز کا انعقاد کیا گیا جس کے تمام اسباق ضلعی مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے پڑھائے۔ ۷؍جنوری بعد نماز عشاء، عائشہ مسجد بجیر محلّہ مٹھی میں زیر نگرانی مولانا بشیر احمد بجیر، مولانا عابد علی کورس منعقد ہوا۔ ۸؍جنوری بعد عشاء مٹھڑاؤ دل سماں محلّہ تھرپارکر زیر پرستی قاری مولانا بخش دل، زیر نگرانی عبدالرزاق سموں کورس منعقد ہوا۔ ۹؍جنوری بعد عشاء، ہوتی جوتڑ جنوبی محلّہ تھرپارکر زیر نگرانی مولانا اللہ بخش نہڑی کورس منعقد ہوا۔ ۱۱؍جنوری صبح ۱۰ بجے پیراڈائز پبلک سکول چھاچھرو میں کورس منعقد ہوا جس میں برائیٹ فیوچر اسکول کے اسٹوڈنٹس نے بھی شرکت کی۔ جس کی نگرانی سر امتیاز بجیر، سر متین نے کی۔ ۱۳؍جنوری بعد عشاء مالیہار زیر نگرانی حافظ عبدالکریم بجیر کورس منعقد ہوا۔ ۱۵؍جنوری بعد عشاء شادی لارج میں کورس منعقد ہوا جس کی نگرانی قاری محبوب علی، قاری عبدالرحیم نہڑی نے کی۔ تمام کورس بھرپور کامیاب ہوئے۔

سالانہ ختم نبوت سیمینار سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت سیمینار ۲۱ جنوری ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنیہ اڈے والی سنانواں شہر میں منعقد ہوا۔ سرپرستی قاری محمد احمد مٹھو، صدارت مولانا پیر عبدالقیوم اور نگرانی مولانا قاری محمد ابوبکر مٹھو نے کی۔ پروگرام حافظ محمد اویس کی تلاوت سے شروع ہوا۔ نظم محمد احسان اللہ نے پڑھی۔ بیان مولانا عبدالعزیز لک اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد نعیم کا ہوا۔ آخر میں خصوصی بیان مولانا مفتی محمد حسن لاہور نے کیا۔ پروگرام میں قرب وجوار کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید؟

اس زمانے میں لکھنؤ کا اسٹیشن ایک معمولی عمارت تھی۔ کمروں کے سامنے ٹین کا لمبا سائبان تھا جہاں بنچیں مسافروں کے بیٹھنے کے واسطے پڑی تھیں۔ لیکن کوئی خالی نہ تھی جس پر میں بیٹھتا۔ میں نے ادھر سے ادھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ یہاں جو واقعہ پیش آیا وہ بھی عجیب وغریب تھا۔

ایک بنچ پر تین صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ایک صاحب ضعیف العمر لاغر اندام لکھنو کی وضع کی دو پلی ٹوپی، ڈھیلا پاجامہ اور انگرکھا پہنے دونوں پیر اوپر اٹھائے ہوئے بیٹھے تھے۔ بائیں ہاتھ میں ''ہردم تازہ'' تھا، یہ اس زمانے میں وہ حقہ ہوتا تھا جو شاید دو پیسے یا ایک آنے میں بھرا بھرایا آگ پانی سے تیار ملتا تھا۔ پینے کے بعد اس کو پھینک دیتے تھے۔ ان بزرگ کا داہنا ہاتھ اپنے داہنے مڑے ہوئے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا۔ میں جب ٹہلتا ہوا ان کے قریب سے گزرا تو انہوں نے مجھے آواز دے کر اپنی طرف مخاطب کیا۔ میں قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔

سوال کیا کہ ''کیا تم شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کے مرید ہو؟'' (جن کے انتقال کو عرصہ گزر گیا تھا) میں نے جواب دینے میں تامل نہ کیا اور کہا کہ ''جی نہیں'' انہوں نے تعجب کے لہجے میں میرے ہی الفاظ کو دہرایا ''جی نہیں!'' میں نے کہا کہ میں مرید نہیں ہوں۔ آواز ان کی کرخت اور لہجہ سخت تھا۔ بولے: تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت مولانا کا ہاتھ رکھا ہوا میں تمہاری پیٹھ پر دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر میں حیران ہو گیا اور مجھے اپنی دس سال کی عمر کا وہ واقعہ یاد آ گیا جب والد صاحب مجھے حضرت مولانا کے پاس گنج مرادآباد لے گئے تھے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھ کر توجہ فرمائی تھی۔

میں نے کہا کہ حضرت آپ صحیح فرماتے ہیں جب میں شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو بہت کم عمر تھا اور اس واقعہ کو بھول گیا تھا۔

یہ سن کر انہوں نے پھر حقہ کے ایک دو کش لئے۔ ریل آ گئی اور میں سامان رکھوانے میں مصروف ہو گیا۔ سامان رکھ کر میں نے ان بزرگ کی تلاش شروع کی تاکہ ان کا ہم سفر ہو کر وقت دلچسپی سے گزاروں۔ لیکن وہ پھر نہ ملے اور میں آلہ آباد واپس آ گیا۔ (عمر رفتہ ۱۴۷،۱۴۸)

شیر کی جلال و جبروت؟

آپ نے جنگل میں شیر کو آزاد پھرتے ہوئے اگر نہیں دیکھا تو آپ کو اس کے جلال و جبروت کا اندازہ بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ جنگل میں دیکھ کر بلا تامل یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ فی الواقع یہ جنگل کا بادشاہ ہے۔ اس کے جبڑے کی قوت کا یہ عالم ہے کہ ایک مرتبہ ایک شکاری پر شیر نے حملہ کیا۔ اس نے اپنا رائفل اس کے منہ کی طرف کر دیا جو شیر نے دانتوں سے اس زور سے دبایا کہ اس موٹی نال کے لوہے میں اس کے دانتوں کے خاصے گہرے نشانات ہوگئے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ: شیر قالین اور ہے شیر نیستاں اور ہے

اس کے لغوی معنوں پر غور کیجئے۔ شکار کے معنی ہیں جنگلی جانور کے مارنے کا عمل یا مارا ہوا جانور۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''شہ کار'' تھا یعنی بادشاہوں کا مشغلہ جو کثرت استعمال سے شکار ہوگیا۔ لیکن اگر مجھ سے کوئی ایمانداری کی بات پوچھے تو میں اس کو ''شکار کار بے کار آنست'' یعنی بے کاری کا ایک مشغلہ خیال کرتا ہوں۔ اس میں شکم پری کی خواہش کم اور جانور کی جان لینے اور اس کے تڑپنے میں شکاری کو زیادہ لطف آتا ہے۔

اب اس لفظ ''شکار'' کا دوسرا پہلو ملاحظہ ہو جو اس سے زیادہ دلچسپ ہے۔ لغت کے معنی اور مطالب سے قطع نظر کر کے غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ شکار اور شکاریوں کی اقسام لامحدود ہیں۔ دنیا کی آدھی آبادی شکار اور بقیہ آدھی شکاری ہے۔ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کی تاک میں رہتی ہے۔ درندہ کمزور جانوروں کو پکڑتا ہے۔ شکرہ اور عقاب کی غذا دوسرے پرند ہیں۔ یہاں تک کہ جو بھلا بکھت انسان جانور مارنے کو ہتیاں خیال کرتے ہیں، ان کے شکار کا طریقہ کچھ اور ہی ہے۔ چور اور گرہ کٹ بھی شکاری ہے۔ ''آنکھ بچی اور مال یاروں کا'' یہی حال جعلساز، دغاباز، عیار، مکار اور چار سو بیس قسم کے لوگوں کا ہے جو نت نئے جال پھیلا کر شکار پھانستے ہیں۔ ایک اور بھی قسم ہے جن کی آہٹ پہ کان در پہ نظر ہوتی ہے۔ راشی ملازمان اور بلیک میلر بھی مصیبت زدہ حاجت مندوں کی تاک میں رہتے ہیں اور سب سے بڑھ کر پولیس والے ہیں جو تمام شکاریوں کا شکار کرتے ہیں یا قاضی کی مفت کی شراب کی طرح خود بھی حرام کو حلال کر کے پی لیتے ہیں۔

الغرض حرام خور ہوں یا حرام کار، میں سب کو شکاری ہی خیال کرتا ہوں۔ یہ دنیا چرند، پرند، درند، انسان، سب کی شکار گاہ ہے اور موت سب کو نگل جاتی ہے۔ (عمر رفتہ ۱۷۸، ۱۷۹)

موت کا سامنا

انسان اگر اپنے ذاتی واقعات اور مشاہدات ہی کو عبرت کی نگاہ سے دیکھے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

اسی ریاست بانسواڑے میں ایک مرتبہ میں دورے پر تھا۔ ایک پہاڑی کے نشیبی حصے میں میرا کیمپ

تھا جہاں برسات کے زمانے میں دلدل ہوجاتی تھی، ورنہ وہی مٹی زمین کی خشک ہوکر جابجا سے خشک ہوجاتی۔ میں اپنے ڈیرے کے غسل خانے میں داخل ہوا۔لکڑی کی چار چھ انگل اونچی چوکی پر بیٹھ کر منہ ہاتھ دھورہا تھا، صابن منہ پر لگانے کی وجہ سے آنکھیں بند تھیں۔ جب منہ دھوکر آنکھ کھولی تو دیکھا کہ ایک کالا سانپ میرے منہ کے بالمقابل پھن نکالے ہوئے کھڑا ہے جو زمین کے شگاف میں چھپا ہوا تھا اور پانی اندر جانے سے باہر نکل آیا تھا۔اس کو اس قدر قریب منہ کے سامنے دیکھ کر میں سکتہ کے عالم میں ہوگیا۔ جو بھاگ کر نکل جانے کا راستہ تھا اسی طرف وہ تھا، نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ وہ مجھے دیکھ رہا تھا اور میں اپنی موت کو دیکھ رہا تھا۔کسی کو آواز اس وجہ سے نہیں دے سکتا تھا کہ میں اس کی زد میں تھا اور بت بنا ہوا بیٹھا تھا۔ کیمپ میں بندوقیں،تلواریں سب ہی کچھ تھا لیکن سب چیزیں بیکار تھی۔ میں بھی بندوق سے دوسروں کی جان لیتا تھا آج میری جان پر بنی ہوئی تھی۔ یہ دراصل میرا تخیل تھا مجھے عبرت دلا رہا تھا۔خدا خدا کرکے سانپ کا غصہ کم ہوا اور پھر اپنے سوراخ میں جو آدھے کے قریب نکل آیا تھا داخل ہوگیا۔ میں نے اپنے حواس درست کئے۔آواز دے کر سپاہیوں کو بلایا اور اس سانپ کا وہی حشر کیا جو قتل الموذی قبل از ایذاء کا ہونا چاہئے۔

اس واقعہ کو پینتالیس سال کا عرصہ ہوگیا۔لیکن سانپ کی نصیحت آج بھی یاد ہے۔کہ ہر فرعونے را موسیٰ! جب کبھی شمہ برابر بھی فرعونیت میرے دماغ میں آتی ہے، قدرت کی طرف سے مجھے اس قسم کی تنبیہ ہوتی رہتی ہے۔ (عمر رفتہ ص۱۷۹،۱۸۰)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی دورے

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر کے سلسلہ میں تمام مبلغین نے اپنے اپنے اضلاع کے دینی مدارس میں طلبہ واساتذہ کرام کو ترغیبی ودعوتی بیان کئے:

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ حنفیہ قادریہ ملتان، دارالعلوم کبیروالہ، جامعہ علوم القرآن کوٹ قیصرانی، دارالعلوم ریتڑہ، جامعہ محمدیہ گلشن محمد تونسہ شریف، جامعہ اویسیہ کالاشہر، جامعہ عثمان ابن عفان، جامعہ دارالافتاء خیابان سرور، جامعہ رحیمیہ عابدیہ فرید آباد، درسگاہ نیازیہ ڈیرہ غازی خان، جامعہ رشیدیہ جام پور، مدرسہ ابی بکرؓ جام پور، مدرسہ عبداللہ ابن عمرؓ راجن پور، دارالعلوم ختم نبوت، جامعہ حفصہ للبنات والبنین، جامعہ امدادیہ حبیب المدارس یاکی والی، جامعہ حسینیہ علی پور، جامعہ دارالقرآن، جامعہ باب العلوم، جامعہ دارالعلوم کہروڑ پکا، جامعہ ابوہریرہ میلسی، جامعہ خالد ابن ولید ٹھینگی وہاڑی، جامعہ نعمانیہ نظامیہ، جامعہ خیرالمدارس ملتان میں ترغیبی بیانات کئے۔سینکڑوں طلبہ کرام نے کورس میں شرکت کے وعدے کئے۔ نیز جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے ختم بخاری کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے سبق پڑھانے کا انداز

مولانا محمد امین چناب نگر

حدیث شریف میں آتا ہے:’’قال رسول اللہ ﷺ انما بعثت خاتما وفاتحا واعطیت جوامع الکلم وفواتحہ‘‘ (کنزالعمال ج۶ص۱۰۶)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں (دنیا کا) فاتح اور (انبیاء) کا خاتم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے جامع اور فاتح کلمات دیئے گئے ہیں۔ جامع کلمات سے مراد ایک یہ بھی ہے کہ پہلے والے انبیاء کرام کے لئے بہت سارے احکامات دیئے گئے تھے اور آپ ﷺ کے لئے ایک حکم میں سب کچھ سمیٹ دیا اور ثواب ان سے بھی زیادہ ملا اور فاتح کلمات سے مراد یہ ہے کہ ایسے ایسے جملے اور کلمے جو مستقل علم کا باب کھول دیں۔ آپ ﷺ نے گویا اس حدیث میں اپنی ایسی خصوصیات بتائی ہیں جو پہلے کسی رسول کو نہیں ملیں کہ بات کو سمیٹنا چاہیں تو سمندروں کو کوزے میں بند کر دیں۔ اگر کھولنا چاہیں تو ایک کلمہ اور جملہ، مستقل اپنے اندر علم کا باب رکھتا ہو۔ اس کو جتنا مرضی کھولتے چلے جاؤ، وہ کھلتا چلا جائے۔ چونکہ علماء کرام انبیاء کے وارثین ہیں تو وراثت میں علماء کرام کو ان صفات میں سے بھی وافر حصہ ملا ہے۔

صاحب ہدایہ علامہ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکرؒ ہدایہ اوّل کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے پہلے ایک مختصر کتاب لہدایۃ المبتدی لکھی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ تو اتنی مختصر ہے کہ لوگوں کو بات مکمل سمجھ ہی نہیں آئے گی تو پھر میں نے اسی کی شرح کا ارادہ کیا تو جب اس مختصر کی شرح لکھنے بیٹھا تو اسی جلدوں میں کفایۃ المنتھی کے نام سے شرح لکھ ڈالی۔ گویا جب بات کو سمیٹا تو اسی جلدوں کی بات مختصر کتابچہ میں آ گئی اور جب اس کو پھیلایا تو اسی جلدیں ہوگئیں۔

یہ اکابرین سلف صالحین کی باتیں ہمیں سمجھ نہیں آتی تھیں کہ یہ کیا معاملہ ہے، یہ کیسے ہو جاتا ہے لیکن جب ہم اپنے استاذ جی مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے پاس سبق پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو یقیناً اکابرین سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ صاحب ہدایہ جیسی شخصیات کی روح حضرت استاذ جیؒ کے بدن میں بول رہی ہے۔ حضرت استاذ جیؒ جب بات کھولنے پر آتے تو اس کو مختلف زاویوں، مثالوں، محاوروں سے ایسے طور پر مزین کرتے کہ ہم جیسا نالائق طالب علم بھی عش عش کر اٹھتا۔ باقی اساتذہ کے اسباق میں سونے والے سست طالب علم بھی حضرت استاذ جیؒ کے سبق میں ایسے چست ہو کے بیٹھتے کہ آنکھ

جھپکنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اگر کوئی طالب علم قصداً، ارادتاً یہ کوشش بھی کرتا کہ مجھے سبق نہیں سمجھنا ہے لیکن استاذ جی کا کمال کہ اس کو پھر بھی سبق اچھی طرح سمجھ آجاتا تھا۔

چوبیس گھنٹوں میں ہمیں صرف حضرت استاذ جیؒ کے سبق کا انتظار رہتا تھا۔ حضرت استاذ جی کے سبق میں بیمار سے بیمار طالب علم بھی حاضر ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ علم کی ایسی برسات ہوتی تھی جیسے تسلسل کے ساتھ بارش برسے، پورے گھنٹے کا سبق پڑھایا۔ پھر آخر میں حضرت استاذ جیؒ ایک منٹ میں سارے کا خلاصہ بیان کر کے طالب علموں کے لئے آسان تر بنا دیتے تھے۔ گھنٹوں کی بات سیکنڈوں میں بیان فرما دیتے اور مشکل سے مشکل مسئلے کو یوں چٹکیوں میں حل فرماتے کہ کسی کے لئے بھی وہ مسئلہ مشکل نہ رہتا تھا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹھل پور سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مدرسہ بریرہ للبنات کے زیر اہتمام ۷ جنوری ۲۰۲۴ء صبح ۹ تا نماز عصر ٹھل شہر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خاص حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا سائیں عبدالباسط چنہ، مولانا مفتی عبدالرحیم پٹھان، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا مفتی عبدالماجد انصاری، مولانا غلام حیدر پٹھان کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس خان پور سندھ

۷ جنوری ۲۰۲۴ء کو خانپور شہر ضلع شکار پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا قاری کامران، مولانا مفتی غلام قادر بروھی، مفتی لطف اللہ عادل، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس و سیمینار شکار پور

۸ جنوری ۲۰۲۴ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے وکلاء بار ایسوسی ایشن ڈسٹرکٹ شکار پور میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار ہوا۔ مہمان خاص حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، جناب ایڈووکیٹ وکیل ختم نبوت نصیر احمد لودھی، جناب ایڈووکیٹ امجد صدیقی، جناب ایڈووکیٹ ارشد کے بیانات ہوئے۔

نیز اسی روز بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اقصیٰ شہر شکار پور منعقد ہوئی۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی راہنما، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا سائیں عبداللہ مہر، مولانا محمد یوسف سومرو، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ کے بیانات ہوئے۔

قاری سید محمد یحییٰ ہمدانی قصور کا وصال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاری محمد یحییٰ قصور کے ہمدانی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔آپ کے والد محترم مولانا سید معروف علی شاہ ہمدانی مرشد العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ تھے۔آپ نے ابتدائی تعلیم خیر پور ٹامیوالی کے معروف ادارہ جامعہ خیر العلوم سے حاصل کی۔ بہاول پور کے جامعہ عباسیہ جو بعد میں اسلامیہ یونیورسٹی سے بھی ''علامہ'' کی ڈگری حاصل کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی کے ناظم تعلیمات رہے۔عالمی مجلس اور جمعیت کے شیدائی تھے۔

حاجی محمد شفیع مغلؒ، چوہدری فضل حسینؒ، حاجی اللہ دتہ مجاہد کے ساتھ مل کر تحریک ہائے ختم نبوت ۱۹۷۴ء،۱۹۸۴ء،تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں بھرپور حصہ لیا۔ان کا ڈیرہ تحریکوں کے رہنماؤں کا مسکن اور دارالمشورہ ہوتا تھا۔راقم کو بھی ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک ان کے ڈیرہ پر تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں بارہا حاضری نصیب ہوئی۔خوب متحرک انسان تھے۔خوب خوشخط تھے،ضلع کچہری میں فرائض نویسی کرتے رہے۔ ۲۵ ؍جنوری ۲۰۲۴ءکو وفات ہوئی۔اگلے دن ان کے فرزند کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور وہیں آبائی قبرستان بستی چراغ چاہ میں رحمت خداوندی کے سپرد کر دیئے گئے۔

مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں کا وصال

مولانا قاری محمد عبداللہ امیر جمعیت علماء اسلام بنوں بستی فتح علی بزدار جو ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسماعیل خان کے سنگم میں واقع ہے میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اور حفظ اپنے علاقہ سے کیا۔اعلیٰ تعلیم جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے حاصل کی۔ جب کہ دورہ حدیث شریف جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک کی صحبتوں نے انہیں کندن بنادیا۔فراغت کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شعبہ تجوید قرأت کے نگران بنا دیئے گئے۔مرکز علوم اسلامیہ بنوں میں مولانا سید نصیر علی شاہ کے زیر سایہ بھی ایک عرصہ تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اس دوران بنوں کی ایک بڑی مسجد میں خطابت کے ذریعہ عوام وخواص کے عقائد واعمال کی اصلاح کرتے رہے۔وہ بیک وقت اردو، پشتو اور سرائیکی کے قادر الکلام خطیب تھے۔مطالعہ کے ازحد شوقین تھے۔

آپ جمعیت علماء اسلام کے ایک عرصہ سے امیر چلے آرہے تھے۔ جمعیت کی طرف سے سینیٹر بھی رہے۔ عالمی مجلس اور تحریک ختم نبوت کے دلدادہ وشیدا تھے۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کی عمر اسی سے متجاوز ہوگی۔ ۲۴؍جنوری ۲۰۲۴ء کو وفات ہوئی۔ ۲۵؍جنوری کو ان کے فرزند اکبر مولانا عطاء اللہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔

مولانا قاری محمد اسماعیل کا وصال

جامع مسجد نور عارف والا کے خطیب وامام قاری محمد اسماعیل ۲۸ جنوری ۲۰۲۴ء کو انتقال فرمائے آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ چک ۳۶ جملیرا اڈا ضلع وہاڑی کے رہنے والے تھے۔ مولانا قاری محمد اسماعیل نے جامعہ رشیدیہ ساہی وال سے فراغت حاصل کی۔ ان کے چک جملیرا اڈا میں ان کے صحت کے زمانہ میں چوٹی کی دینی قیادت مولانا دوست محمد قریشی، مولانا محمد عبداللہ جامعہ رشیدیہ، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی، علامہ خالد محمود، قاری لطف اللہ شہید تشریف لاتے رہے۔ یہاں پر انہوں نے مدرسہ قائم کیا، جس میں ابتدائی درجات کی معیاری تعلیم ہوتی تھی۔ اب اس مدرسہ کی دیدہ زیب نئی مسجد تعمیر کرائی ہے۔ قاری صاحب بہت درویش صفت انسان تھے۔ انہوں نے اپنی کتابوں اور رسائل کا کافی ذخیرہ مجلس کی مرکزی لائبریری ملتان کے لئے عنایت کیا تھا۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے غائبانہ دعاگو تھے۔ ان کی رحلت مجلس کے لئے بھی صدمہ کا باعث ہے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل ارزاں ہو۔ آمین!

۱۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مصطفیٰ آباد فیصل آباد

۹؍نومبر ۲۰۲۳ء محلّہ مصطفیٰ آباد گلی نمبر۴ سرگودھا روڈ فیصل آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۷ تلاوت قاری محمد عبداللہ ہاشم اور نعتیہ کلام جناب قاری محمود مدنی وقاری محمد حذیفہ صدیقی اور قاری محمد سعید مدنی اور حافظ مونس داؤد فاروقی نے پیش کیا۔ جب کہ مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد کندیاں شریف، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، مولانا عبید الرحمٰن شاہ، مولانا مفتی محمد اعجاز، مولانا مفتی عبدالشکور رضوی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا خبیب احمد شاہ نقشبندی، مولانا صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا عبدالرشید غازی مبلغ فیصل آباد کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت واختتامی دعا مولانا مفتی حفظ الرحمٰن بنوری نے کی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مجاہد ختم نبوت محمد عابد، بھائی محمد حارث، مفتی محمد بلال قاسمی، مولانا حافظ محمد خلیل، بھائی علی رضا، عبدالوہاب ودیگر احباب نے بھرپور محنت کی۔

جنگ آزادی میں قادیانی جماعت کا شرمناک کردار

مولانا معزالدین

ہندوستان میں برطانوی سامراج کے تسلط سے لے کر آزادیٔ ملک کی تاریخ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء تک کوئی لمحہ ایسا نہیں پایا جاتا کہ قادیانی جماعت نے جدوجہد آزادی میں حصہ لیا ہو یا کبھی اس جماعت نے برطانیہ سے ہندوستان چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا ہو بلکہ اس کے برخلاف سرفروشان وطن اور مجاہدین آزادی کی مخالفت، بیخ کنی اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری، خیرخواہی، خوشامد، کاسہ لیسی اور خداوندان برطانیہ کے حضور نذرانے، شکرانے، سپاس نامے اور ان کے استحکام کی دعائیں اس جماعت کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ جب پورا ملک بلاتفریق مذہب وملت سامراجی نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے میدان جہاد میں سربکف تھا اس وقت مرزا غلام احمد کا خاندان برطانوی پرچم تلے اپنی وفاداری کا مظاہرہ کر رہا تھا اور آنجہانی مرزا انگریزوں کی حمایت میں پمفلٹ، رسالے اور کتابیں شائع کر کے مجاہدین حریت کے جذبہ جہاد کو فنا کرنے میں لگا ہوا تھا۔ آزادیٔ وطن کی مشہور تحریکات میں اس سامراج پرست جماعت کا جورول رہا ہے اس کا ایک سرسری جائزہ ان کی ہی تحریروں اور بیانات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) انقلاب ۱۸۵۷ء

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں باشندگان وطن جذبۂ سرفروشی سے سرشار ہو کر برطانوی سامراج سے دوبدو ٹکر لے رہے تھے اور انگریزی مظالم واستبداد کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے تھے۔ اس وقت مرزا آنجہانی اپنی جوانی کی رنگ رلیوں میں مصروف تھے اور ان کا خاندان برطانوی سامراج کو کمک پہنچا رہا تھا اور انگریز فوجوں کے ساتھ مجاہدین آزادی کو تہہ تیغ کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔ جس کا اعتراف مرزا نے اپنی متعدد تالیفات میں کیا ہے بلکہ فخریہ انداز میں برطانوی سامراج کے لئے اپنی اور اپنے خاندان کی خدمات کو شمار کرایا ہے۔ اپنے والد کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

(الف) ’’۱۸۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی سی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لئے کمر بستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔‘‘ (ضمیمہ تریاق القلوب ص ب، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۸)

(ب) اپنے بھائی مرزا غلام قادر کی خدمات کا تذکرہ یوں کرتا ہے ’’میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر

خدمات سرکاری میں مصروف رہااور جب تمون (گوداس پور) کی گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریز کی فوج سے مقابلہ ہواتو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔'' (کتاب البریہ ص۵خزائن ج۱۳ص۶)

(ج)۱۸۵۷ء کے جانباز مجاہدین کے کارناموں کو سراہنے کے بجائے ان کا بڑے گھناؤنے انداز میں تذکرہ کرتا ہے:

''جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح دیکھتے ہیں اور اس زمانے کے مولویوں کے فتویٰ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی، نہ اخلاق، نہ انصاف ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔'' (حاشیہ ازالہ اوہام ج۲ص۴۹۰)

(۲)۱۸۵۷ء کے بعد جذبہ حریت کو سبوتاژ کرنے کے لئے آنجہانی مرزا کی خدمات

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اگرچہ ہندوستانیوں کو شکست سے دوچار ہونا اور سامراجی ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑا۔ مگر ان کا جذبۂ حریت فنا نہ ہوا۔ انگریزوں نے اس کام کے لئے بہت سے غداران وطن کا انتخاب کیا۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سرفہرست ہے جس نے پوری عمر برطانوی سامراج کی تائید وحمایت اور مجاہدین آزادی کی مخالفت میں گزاری یہ ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے جس کے لئے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں خود اس کا متعدد تحریروں میں یہ اعتراف ہے کہ:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے۔''

(تریاق القلوب ص۱۵خزائن ج۱۵ص۱۱۵)

گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری تو اس جماعت میں داخلہ کے شرائط میں سے ہے۔ ۱۷رستمبر ۱۹۱۹ء کو گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ۵۱رسرکردہ قادیانی حضرات نے ایڈورڈ میکلگن گورنر پنجاب کو سپاسنامہ پیش کیا جس میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ''جناب جماعت احمدیہ کو ملک معظم کا نہایت وفادار اور سچا خادم پائیں گے کیوں کہ وفاداریٔ گورنمنٹ جماعت احمدیہ کی شرائط بیعت میں سے ایک شرط رکھی گئی ہے اور بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کو وفاداری حکومت کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے کہ اس کی (۸۰) اسی کتابوں میں کوئی کتاب بھی نہیں جس میں اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔'' (الفضل قادیان ج۷، نمبر۴۸، ص۱۲ مورخہ ۲۲ردسمبر ۱۹۱۹ء)

مرزا آنجہانی کی ان ہدایات کے پیش نظر اس جماعت نے ہمیشہ برطانوی سامراج سے وفاداری، ہمدردی اور خدمت گزاری کا فریضہ انجام دیا اور اپنے آقائے نعمت انگریز کے زیر سایہ پروان چڑھتے رہے۔

(۳) ۱۹۰۵ء کے لگ بھگ بنگال وغیرہ میں استخلاص وطن کی سرفروشانہ تحریکیں

جب استخلاص وطن کی سرفروشانہ تحریکیں اٹھیں اور ایوان برطانیہ میں کھلبلی مچی تو مرزا آنجہانی نے اپنی جماعت کو تاکیدی نصیحت کی کہ: ’’چوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیوں کہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۸۲، ۵۸۳)

(۴) جنگ عظیم اوّل میں برطانوی سامراج کے لئے قادیانی جماعت کی خدمات

پہلی جنگ عظیم جو ۲۸؍جون ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی اور ۱۱؍نومبر ۱۹۱۸ء کو ایک عیارانہ اعلان صلح پر ختم ہوئی۔ اس زمانہ میں ملک کے سرکردہ لیڈران حریت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسرت موہانی وغیرہ جیل کی تنگ تاریک کوٹھڑیوں میں تھے اور نظر بندی کی زندگی گزار رہے تھے اور اسی طرح کابل میں راجہ مہندر پرتاب کی صدارت میں مولانا عبیداللہ سندھی اور مولانا برکت اللہ بھوپالی وغیرہ حکومت موقتہ آزاد ہند قائم کر رہے تھے۔ اس زمانہ میں قادیانی سربراہ مرزا بشیرالدین محمود انگریزوں کی بے نظیر خدمات انجام دے رہا ہے۔ جنگ شروع ہوتے ہی قادیانی اخبار وجرائد نے برطانوی سامراج کی مدح وتوصیف اور ان کی جانی ومالی امداد کے پرزور اعلانات شروع کئے اور ترکی کے خلاف نہایت مکروہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اس جنگ میں قادیانی جماعت کی خدمات کا سرسری اندازہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے لگائیں۔

(الف) مرزائی سربراہ بشیرالدین محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک جنگ ہوئی تھی اور اب بھی ایک جنگ شروع ہے مگر وہ جنگ اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ اس وقت کی حضرت مسیح موعود کی تحریریں موجود ہیں اس وقت گورنمنٹ کے لئے چندے کئے گئے مدد دینے کی تحریکیں کی گئیں، دعائیں کرائی گئیں۔ آج بھی ہمارا فرض ہے کہ ایسا ہی کریں۔‘‘ (الفضل ج۵، نمبر۱۳، ص۷ مؤرخہ ۱۴؍اگست ۱۹۱۷ء)

(ب) ایک جگہ اپنی جماعت کو اس جنگ میں شرکت کے لئے ترغیب کے طور پر لکھتا ہے:

''اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والنٹیر ہو کر جنگ (یورپ) میں چلا جاتا۔'' (انوار خلافت ص۹۶)

(ج) اس جنگ کی تیسری سالگرہ پر ۴/اگست ۱۹۱۷ء کو ایک دعائیہ جلسہ قادیان میں منعقد کیا گیا اس میں مرزائی سربراہ مرزا محمود نے کہا کہ:

''احمدی کبھی اپنی مہربان گورنمنٹ کے برخلاف نہیں ہوں گے اور خدا کے فضل سے احمدیوں نے موجودہ جنگ میں جس کو آج پورے تین سال ہو گئے ہیں اپنی بساط سے بہت بڑھ کر تن من دھن سے حصہ لیا ہے۔'' (الفضل ج ۵، ص۱۲ مؤرخہ ۱۱/اگست ۱۹۱۷ء)

(د) مارچ ۱۹۱۷ء میں برطانوی جنرل مسٹر منٹیلے ماڈے نے عراق اور بغداد پر برطانوی تسلط جما لیا اس سقوط بغداد کے سانحہ پر الفضل قادیان نے خوشی کے شادیانے بجائے اور لکھا: ''میں اپنے احمدی بھائیوں کو جو ہر بات پر غور و فکر کرنے کے عادی ہیں ایک مژدہ سناتا ہوں کہ بصرہ اور بغداد کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری محسن گورنمنٹ کے لئے فتوحات کا دروازہ کھول دیا ہے اس سے ہم احمدیوں کو معمولی خوشی حاصل نہیں ہوتی بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں برس کی خوشخبریاں جو الہامی کتابوں میں چھپی ہوئی تھی۔ آج ۱۳۳۵ھ میں وہ ظاہر ہو کر ہمارے سامنے آ گئی ہیں۔'' (الفضل قادیان، ۱۰، ۱۳/اپریل ۱۹۱۷ء بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک ص ۷۸)

عراق کے سامراجی تسلط میں آنے پر مرزا محمود نے اپنے خطبہ میں کہا کہ:

''عراق کی فتح کرنے میں احمدیوں نے خوب بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے۔'' (الفضل قادیان ۳۱/اگست ۱۹۱۷ء بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک ص ۷۸) جاری ہے!!

دوروزہ تبلیغی دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر

۸/جنوری ۲۰۲۴ء کو بعد نماز ظہر جامعہ ربانیہ میں مولانا محمد یوسف کی زیر صدارت مدرسہ کے طلباء میں بیان کیا اور انہیں چناب نگر میں ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس کی دعوت دی۔ اسی طرح بعد نماز مغرب العصر تعلیمی مرکز پیر محل میں مفتی شیراز کی سرپرستی اور مولانا طہ کی زیر صدارت میں بیان ہوا۔

۹/جنوری ۲۰۲۴ء بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے چک نمبر ۲۸۶ سیٹھ والا رجانہ میں بنات اور بنین میں بیان ہوا، ۱۲ بجے جامع رحیمیہ اسلامیہ چک نمبر ۳۳۵ میں مولانا عاصم کی زیر صدارت بیان ہوا، ۲ بجے دارالعلوم محلہ عیدگاہ میں مفتی نعمان عباسی کی زیر صدارت پروگرام ہوا۔

محاسبہ قادیانیت جلد۳۱ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد۳۱

۱	التماس ضروری بابت انجمن تائید اسلام	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
۲	مرزائے قادیان کو فخر المرسلین کا خطاب	// // //	۱۷
۳	مرزا قادیانی کی مسیحیت کا تار پود	// // //	۲۹
۴	کفرواسلام کا اتحاد کا سوال (لاہور کے جلسہ ۱۹۲۷ء میں قادیانیوں کی شرکت پر احتجاج)	// // //	۴۱
۵	اب لاہوری جماعت مرزائیہ کا مغالطہ اور فریب	// // //	۴۷
۶	ترانہ متحدانہ (یعنی مرزائی اشتہارات کا جواب)	// // //	۵۱
۷	علم اور عمل (یعنی کہنے اور کرنے میں فرق)	// // //	۶۱
۸	خطرہ مستقبل......ختم نبوت مہتم بالشان مسئلہ اور اس کے متعلق مبتلائے فریب ہوجانے کا احتمال	// // //	۶۹
۹	قادیانی (مرزائی) جماعت کی طرف سے مسلمانوں کو دعوت اشتراک عمل	// // //	۸۳
۱۰	مسئلہ حرمت تصویر اور اس کے متعلق فرقہ مرزائیہ کا ابتلاء فی الاہواء	// // //	۹۷
۱۱	کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی مرزائی	// // //	۱۱۳
۱۲	رسالہ۳ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل ۸ کا جواب	// // //	۱۲۷
۱۳	مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر۲۴ کا جواب	// // //	۱۴۳
۱۴	ایک مرزائی کے تبلیغی خط کا جواب	// // //	۱۵۹
۱۵	قادیانی قاضی یوسف پشاوری کے دس سوالات کے جوابات	// // //	۱۶۹
۱۶	ایک مرزائی کے تیرہ سوالوں کے جوابات	// // //	۱۷۳
۱۷	نبوت مرزا (از اخبار اہل حدیث امرتسر)	// // //	۱۸۳
۱۸	بحث مجدد اور کذب مرزا قادیانی	// // //	۱۸۹
۱۹	اخبار پیغام صلح کے نامہ نگار کا جواب	// // //	۲۰۱
۲۰	بوستان مرزا	// // //	۲۱۷
۲۱	تردید وفات مسیح	// // //	۲۲۱
۲۲	ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس اور اس کا جواب	// // //	۲۳۹
۲۳	راست بازی مرزا قادیانی	// // //	۲۵۳

۲۴	حیات مسیح (تقریر بابو پیر بخش فیروز پور)	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۱
۲۵	ردتلبیس قادیانی (قادیانی فونوگراف کا ترانہ کالجوں میں)	″ ″ ″	۲۸۵
۲۶	حربہ محمدیہ دراثبات کذب مرزا	مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۱
۲۷	ساری مرزائی دنیا کو کھلا چیلنج	حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن	۲۹۹
۲۸	میرے چیلنج کا جواب (خبطی وکیل کی بیکسانہ بدحواسی اور عاجزانہ اعتراف، پھروہی مالیخولیا)	″ ″ ″	۳۰۷
۲۹	ہوشیار نبی	مولانا بشیر احمد پسروری	۳۱۳
۳۰	ایک مرزائی کے خط کا جواب	قاضی سراج احمد لاہوری	۳۲۳
۳۱	عقائد مرزا قادیانی	″ ″ ″	۳۴۱
۳۲	رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان مرزائیوں کی نظر میں	″ ″ ″	۳۶۳
۳۳	خصوصیات عیسیٰ علیہ السلام واثبات حیات مسیح علیہ السلام	″ ″ ″	۳۷۵
۳۴	جدید نبوت کے فوائد	″ ″ ″	۳۹۵
۳۵	چند کذابوں کے حالات جو مرزا قادیانی سے پہلے تھے	″ ″ ″	۴۰۱
۳۶	شیخ چلی کی نبوت مرزائیوں کے خوابوں میں	″ ″ ″	۴۰۹
۳۷	مرزائیوں سے اٹھارہ اہم سوالات	″ ″ ″	۴۱۵
۳۸	خدا کی توحید و معرفت میں قادیانی کی باطل تعلیم	سید اکبر علی گیلانی	۴۲۳
۳۹	شہادت حکماء تکذیب مرزا پر	″ ″ ″	۴۲۷
۴۰	عقائد مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان	″ ″ ″	۴۳۷
۴۱	مرزا نہیں بلکہ ہر مرزائی نبی ہے	″ ″ ″	۴۴۱
۴۲	روئیداد مناظرہ قصور (نصرت و فتح اسلام اور خذلان و ہزیمت کا عجیب و غریب منظر)	محیی الدین (بی اے) قصور	۴۴۷
۴۳	شکست قادیانی المعروف بہ حنفی کامرانی	خدابخش انجمن حنفیہ بغداد	۴۵۹
۴۴	مسلمان لاہوری مرزائی جماعت کے مغالطہ سے بچیں	جناب اللہ دتہ جھنگ	۴۷۱
۴۵	موجودہ خلیفہ قادیانی کے توہمات پر تبصرہ	حافظ محمد حسین	۴۹۷
۴۶	لیجئے ایک اور نبی آ گیا	صوفی حاجی محمد قادری	۵۰۵
۴۷	مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے مرزائیوں کی چالیں	ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری	۵۱۳
۴۸	قطع الوتین باظہار کید المفترین اور مفتریوں کے سربستہ رازوں کا افشاء	حافظ محمد یوسف	۵۱۹
۴۹	خواجہ کمال الدین کی بوقلمونی، ایک افریقی مسلمان کے قلم سے	ولی اللہ جوہانسبرگ	۵۳۷
۵۰	افریقہ میں مرزائیوں کے بعض واقعات اور چالیں	اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال	۵۴۳
۵۱	ایک قادیانی کا ہولناک انجام	محمد زمان (پوسٹ مین) راولپنڈی	۵۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

لیجئے قارئین کرام! اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق، فضل واحسان کے ساتھ محاسبہ قادیانیت کی جلداکتیس (۳۱) پیش خدمت ہے۔اس میں:

۱۲۷۲ تا ۱۲۹۶/۱ تا ۲۵...... ''پچیس مضامین ردقادیانیت'' از: جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مندرجہ بالافہرست میں موجود پہلے پچیس مضامین بابو پیر بخش لاہوری کے ہیں، وہاں دیکھ لئے جائیں۔

۱۲۹۷/ ۲۶...... ''حربہ محمدیہ دراثبات کذب مرزا'' از: مولانا حبیب اللہ امرتسری

مولانا حبیب اللہ امرتسری مرحوم کے ردقادیانیت پر ہم نے محاسبہ قادیانیت کی جلد۳ میں بیس رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اکیسواں ردقادیانیت پر آپ کا رسالہ محاسبہ قادیانیت جلد پچیس ص۲۴۳ سے ۲۵۲ پر شائع ہوا۔محاسبہ قادیانیت جلد تیس میں ایک بائیسواں رسالہ ص۵۱ تا ۵۹۔ اب محاسبہ قادیانیت کی جلداکتیس (ہذا) میں تیئسواں رسالہ ''حربہ محمدیہ دراثبات کذب مرزا'' شائع کررہے ہیں۔

۱۲۹۸/ ۲۷...... ''ساری مرزائی دنیا کو کھلا چیلنج'' از: حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن

۱۲۹۹/ ۲۸...... ''میرے چیلنج کا جواب...... خبطی وکیل کی بیکسانہ بدحواسی اور عاجزانہ اعتراف، پھر وہی مالیخولیا'' از: حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن

جناب حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ ہم محاسبہ قادیانیت کی جلد۳ میں ص۱۷۵ سے ص۲۲۰ پر ہم شائع کرچکے ہیں۔ اب محاسبہ قادیانیت جلد ہذا اکتیس میں دو رسائل ہم مزید شائع کررہے ہیں۔ حکیم صاحب کے کل تین رسائل ردقادیانیت کی اشاعت سے حق تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا ہے۔ الحمدللہ! یہ رسائل دسمبر۱۹۲۸ء اور جنوری ۱۹۲۹ء میں بترتیب شائع ہوئے۔

۱۳۰۰/ ۲۹...... ''ہوشیار نبی'' از: مولانا بشیر احمد پسروری

مولانا بشیر احمد پسروری کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ ''مرزا دے جھوٹ'' محاسبہ قادیانیت کی جلد۱۳ ص۵۳ تا ۶۰ پر ہم شائع کرچکے۔ اب محاسبہ کی اس جلد میں آپ کا دوسرا رسالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

۱۳۰۱ تا ۱۳۰۸/ ۳۰ تا ۳۷...... ''آٹھ مضامین ردقادیانیت'' از: جناب قاضی سراج احمد لاہوری

☆...... ایک مرزائی کے خط کا جواب　☆...... عقائد مرزا قادیانی

☆......رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کی شان مرزائیوں کی نظر میں

☆......خصوصیات عیسیٰ علیہ السلام واثبات حیات مسیح علیہ السلام   ☆......جدید نبوت کے فوائد

☆ چند کذابوں کے حالات جو مرزا قادیانی سے پہلے تھے

☆......شیخ چلی کی نبوت مرزائیوں کے خوابوں میں   ☆......مرزائیوں سے اٹھارہ اہم سوالات

جناب قاضی سراج احمد صاحب انجمن تائید اسلام لاہور کے رکن رکین تھے۔ آپ جناب بابو پیر بخش لاہوری کے ساتھ کام کرتے تھے۔ بابو صاحب نے اپنی وفات ۱۹۲۷ء سے چند ماہ قبل اعلان کیا کہ اب رسالہ کے ایڈیٹر قاضی سراج احمد صاحب ہوں گے۔ ۱۹۲۷ء، ۱۹۲۸ء، ۱۹۲۹ء قاضی سراج احمد رسالہ کے ایڈیٹر رہے۔ ان کے درج بالا آٹھ مضامین ملے جو پیش خدمت ہیں۔

۱۳۰۹تا۱۳۱۲/ ۳۸ تا۴۱......''چار مضامین ردقادیانیت'' از: سید اکبر علی گیلانی

☆ خدا کی توحید و معرفت میں قادیانی کی باطل تعلیم   ☆ شہادت حکماء تکذیب مرزا پر

☆ عقائد مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان   ☆ مرزا نہیں بلکہ ہر مرزائی نبی ہے

سید اکبر علی گیلانی انجمن تائید اسلام لاہور کے رکن رکین تھے۔ بابو پیر بخش صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ان کے وصال کے بعد تائید اسلام لاہور کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ان کے ردقادیانیت پر یہ چار مضامین پیش خدمت ہیں۔

۱۳۱۳/۴۲......''روئیداد مناظرہ قصور...... نصرت و فتح اسلام اور خذلان و ہزیمت کا عجیب و غریب منظر'' از: محی الدین بی.اے سیکرٹری انجمن اسلامیہ قصور

۴؍مئی ۱۹۲۰ء کو قصور میں قادیانیوں اور اہل اسلام کا مناظرہ ہوا۔ محی الدین بی.اے ایڈووکیٹ قصور کے نامور سماجی رہنما اور انجمن اسلامیہ قصور کے سیکرٹری تھے۔ آپ نے مناظرہ کی روئیداد لکھی جو تائید اسلام لاہور مئی ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی۔ پیش خدمت ہے۔

۱۳۱۴/۴۳......''شکست قادیانی المعروف بہ حنفی کامرانی'' از: خدا بخش انجمن حنفیہ

بغداد شریف میں انڈیا کے قادیانیوں نے شرارت کی۔ انڈیا کے مسلمان جو وہاں بغداد شریف میں تھے قادیانیوں کے مدمقابل ہوئے۔ ۲۳؍اپریل ۱۹۲۲ء کو قادیانیوں اور مسلمانوں کا ایک قادیانی جلسہ میں تقابل ہوا۔ قادیانی ذلیل ہوئے۔ اس کی روئیداد جناب خدا بخش انجمن حنفیہ بغداد شریف نے قلمبند کی ہے، جس کی رپورٹ تائید اسلام لاہور جولائی ۱۹۲۲ء میں سے پیش خدمت ہے۔

۱۳۱۵/۴۴......''مسلمان لاہوری مرزائی جماعت کے مغالطہ سے بچیں'' از: جناب اللہ دتہ انجمن محمدیہ جھنگ

لاہوری مرزائیوں نے ایک پمفلٹ لکھا۔ انجمن محمدیہ جھنگ شہر کی طرف سے جناب اللہ دتہ صاحب نے جواب لکھا۔ مارچ ۱۹۲۰ء کے تائید اسلام میں یہ جواب شائع ہوا۔

۱۳۱۶/ ۴۵...... ''موجودہ خلیفہ قادیانی کے توہمات پر تبصرہ'' از: جناب حافظ محمد حسین حنفی

تائید اسلام لاہور جنوری ۱۹۲۹ء سے ماخوذ ہے۔

۱۳۱۷/ ۴۶...... ''لیجئے ایک اور نبی آ گیا'' از: صوفی حاجی محمد قادری پشاوری

جہانگیر پورہ پشاور کے حاجی محمد قادری کا ایک مضمون تائید اسلام لاہور فروری ۱۹۲۷ء سے ماخوذ ہے۔

۱۳۱۸/ ۴۷...... ''مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے مرزائیوں کی چالیں'' از: ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری

تائید اسلام اپریل ۱۹۲۷ء سے سید زیرک پشاوری کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

۱۳۱۹/ ۴۸...... ''قطع الوتین باظہار کید المفترین اور مفتریوں کے سربستہ رازوں کا افشاء'' از: حافظ محمد یوسف

بابو پیر بخش، الٰہی بخش، حافظ محمد یوسف، ڈاکٹر عبدالحکیم ایسے کئی حضرات ملعون قادیان کی تلبیس کا شکار ہوئے۔ پھر وقت آیا، قدرت حق نے رہبری فرمائی۔ ملعون قادیان اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ بابو پیر بخش نے انجمن تائید اسلام لاہور قائم کر کے ملعون قادیان کو ڈانگ چڑھائی۔ بابو الٰہی بخش نے عصائے موسیٰ لکھ کر ملعون قادیان کو سانگ پر چڑھایا کہ اس کے الہام کے زنگ ورنگ کو پھیکا کر دیا۔ حضرت حافظ محمد یوسف نے ۸؍فروری ۱۹۰۱ء کو مندرجہ بالا کتاب لکھی۔ ایک سو بائیس سال بعد اس کی دریافت و اشاعت بس اللہ تعالیٰ کا ہی کرم ہے۔ یہ کتاب مطبع نور پریس امرتسر میں اوّل بار شائع ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی الذکر الحکیم، کانا دجال، کیا کچھ لکھا اب کریم کے کرم کو دیکھیں کہ ہم نے چاروں حضرات کے دجال قادیان کے خلاف تمام رشحات قلم کو شائع کر دیا۔ الحمدللہ!

۱۳۲۰/ ۴۹...... ''خواجہ کمال الدین کی بوقلمونی، ایک افریقی مسلمان کے قلم سے'' از: محمد ولی اللہ جوہانسبرگ

مئی ۱۹۲۷ء تائید اسلام لاہور میں یہ مضمون شائع ہوا۔

۱۳۲۱/ ۵۰...... ''افریقہ میں مرزائیوں کے بعض واقعات اور چالیں'' از: اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال

تائید اسلام مئی ۱۹۲۷ء کا شائع شدہ مضمون۔

۱۳۲۲/ ۵۱...... ''ایک قادیانی کا ہولناک انجام'' از: محمد زمان یوسف پوسٹ مین راولپنڈی

موضع قطبال ڈاکخانہ گلیانہ تحصیل گجر خان ضلع راولپنڈی میں ایک شخص کا ایک عالم دین سے مباہلہ ہوا۔ اس کی رپورٹ تائید اسلام لاہور نومبر ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔

محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (اکتیس) میں سولہ حضرات:

۱...... جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲۵	مضامین
۲...... مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۳...... حکیم عبدالعزیز چشتی پاکپتن	کے	۲	رسائل
۴...... مولانا بشیر احمد پسروری	کا	۱	رسالہ
۵۶۴/ ۵......قاضی سراج احمد لاہوری	کے	۸	مضامین
۵۶۵/ ۶......سید اکبر علی گیلانی	کے	۴	مضامین
۵۶۶/ ۷......محی الدین بی.اے قصور	کا	۱	رسالہ
۵۶۷/ ۸......خدا بخش انجمن حنفیہ بغداد	کا	۱	رسالہ
۵۶۸/ ۹...... جناب اللہ دتہ جھنگ	کا	۱	رسالہ
۵۶۹/ ۱۰......حافظ محمد حسین حنفی القادری	کا	۱	رسالہ
۵۷۰/ ۱۱......صوفی حاجی محمد قادری	کا	۱	رسالہ
۵۷۱/ ۱۲......ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری	کا	۱	رسالہ
۵۷۲/ ۱۳......حافظ محمد یوسف	کا	۱	رسالہ
۵۷۳/ ۱۴......ولی اللہ جوہانسبرگ	کا	۱	رسالہ
۵۷۴/ ۱۵......اسماعیل احمد لیڈی اسمتھ ناٹال	کا	۱	رسالہ
۵۷۵/ ۱۶......محمد زمان پوسٹ مین راولپنڈی	کا	۱	رسالہ

گویا کل ۱۶ حضرات　کے　۵۱ مضامین ورسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۳۱ جلدیں کل ۹۱ جلدوں میں پانچ سو پچھتّر (۵۷۵) مصنّفین کے قدیم ونایاب تیرہ سو بائیس (۱۳۲۲) کتب، رسائل ومضامین شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً و اٰخراً!

قبول اسلام

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۳ء بھڑی شاہ رحمٰن گوجرانوالہ کے محمد حنیف بٹ نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر امیر عالمی مجلس بھڑی شاہ رحمٰن قاری کفایت اللہ کے ہاتھ پر اہل علاقہ کی موجودگی میں اسلام قبول کرلیا۔ نوے سالہ نومسلم قادیانیوں کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے، اٰمین!

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

قسط نمبر:8　　جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

ساکھ، اس کی ملکیت اور حق استعمال

فی زمانہ یہ بات روزمرّہ مشاہدہ کی ہے کہ جب کوئی شخص یا اشخاص یا ادارے دیانتداری اور خلوص دل سے کام کرتے ہوئے اپنی شبانہ روز محنت سے اپنے کمرشل یونٹ اور اپنی پراڈکٹ کی ساکھ قائم کرتے ہیں اور اسے اس مقام تک لے جاتے ہیں کہ ان کی تیار کردہ ساکھ کی بنا پر خریدار، مزید کسی اور تحقیق اور جستجو کے، اس ادارہ/فرم اور اس کی پراڈکٹ کی ساکھ کی بناء پر اپنی مطلوبہ چیز آنکھیں بند کر کے خرید لیتا ہے یا اسی طرح کسی ادارے کی مجموعی یا کسی مخصوص شعبہ میں مہارت کی شہرت اور مخصوص ساکھ کی وجہ سے اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ قبول کر لیتا ہے یا اپنے بچے کی تعلیم و تربیت کے لئے کسی شہرت یافتہ تعلیمی ادارہ میں داخل کرا دیتا ہے یا کسی ہسپتال اور اس کے طبی ماہرین کی اچھی شہرت کی وجہ سے بغیر کسی اور پڑتال کے ان سے رجوع کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو قانون اسے اس ساکھ کا اس حد تک تحفظ عطا کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص ادارہ وغیرہ اس کے نام، ڈیزائن وغیرہ کی ہو بہو نقل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس فرم یا اس جیسی فرم کا ملتا جلتا روپ دے کر اس انداز میں فروخت یا گاہکوں کو پیش کر سکتا ہے، جس سے خریدار دھوکا کھا کر نقلی کو اصلی سمجھ کر خرید لے۔

اگر دُنیاوی اثاثوں کی یہ حیثیت اور اہمیت ہے، تو پھر دینی اثاثوں کو جو کہ صدیوں کے طویل عرصہ سے مسلمانوں کے تصرف میں ہیں، جو کہ ان کا سرمایۂ حیات ہیں اور ان کے دین اور ایمان کی پہچان ہیں اور انہیں اقوامِ عالم میں انہیں انہی اسباب و عمل بطور مسلمان جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ اور یوں یہ مسلمانوں کی مسلمہ شناخت اور پہچان ہیں، اسے غیر مذہب کے لوگوں کے ساتھ کیسے **Share** کیا جا سکتا ہے، جبکہ ایسی صورت میں یہ عمل خود انہی کی اپنی تباہی کا باعث ہوگا۔ اگر اپنے صحیح سیاق و سباق میں قادیانیوں کی نام نہاد شکایت کا جائزہ لیں تو یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ان کا دُکھ صرف اتنا ہے کہ انہیں، مسلمانوں کے مذہبی اثاثوں اور شناختی علامات وغیرہ کو جنہیں وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور اپنے اصلی مذہبی تشخص کو چھپانے کے لئے استعمال کرتے تھے، کو اس کی چوری اور تصرف سے منع کر دیا گیا ہے، جس نے ان کی اصلیت ظاہر کر دی ہے، اور اب ان کو اپنے اصلی مذہبی روپ کو چھپانے، مسلمانوں اور دیگر اقوام کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے، ان کے پاس کوئی مضبوط وجہ باقی نہیں بچی۔ مسلمانوں جیسا نام رکھنے سے کوئی شخص محض اس بناء پر مسلمان

کہلانے کا مجاز اور حق دار نہیں بن جاتا، تاوقتیکہ اس کا عقیدہ اور ایمان اسلام کے معیار پر پورا نہیں اُترتا۔

مرزا قادیانی کے اپنی خود ساختہ نبوت کے اعلان سے پہلے کے نظریات اور خیالات

ایک انتہائی اہم پہلو جو موضوع زیر بحث کی مناسبت سے توجہ طلب ہے اور عوام الناس میں پھیلائے گئے شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے یہ جاننا اور بیان کرنا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معاملہ ہے اپنی زندگی کے آخری ایام، ماہ وسال میں اپنے طویل ماضی کے برعکس، اپنے ایمان، عقیدہ اور فکر میں ایسی تبدیلی لاتا ہے جو کہ کفر کی انتہا ہے اور جو اسے مرتد، کافر اور بے دین (منکرِ دین) سمجھے جانے کے لئے کافی ہے، تو ایسی صورت حال میں اس کے کفریہ اعتقادات جس کی بناء پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے، اور اس نے اپنی بقیہ زندگی میں اپنے کفریہ مؤقف، عقیدہ اور سراسر جھوٹ پر مبنی اپنے دعویٰ نبوت کی تردید نہیں کی اور نہ ہی اس سے رجوع کیا، اور اسی کفریہ عقیدہ پر تادم آخر زندگی گزاری، حتیٰ کہ اس پر موت وارد ہوگئی، تو کیا اس کے پہلے دور کے نظریات اور عقائد، اس کے لئے اور اس کے پیروکاران کے لئے کسی فائدے کے نہیں ہیں یا اسے اس بناء پر، اپنے جھوٹ پر مبنی دعویٰ نبوت کے اثر اور نتائج سے کسی بھی صورت میں بچایا جاسکتا ہے، یا نہیں؟ بلکہ جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے، اسے بھی نہیں۔ یہ کوئی عام سی بات نہیں، بلکہ اس کا تعلق دین اسلام کے بنیادی اُصول وعقائد سے ہے جن کا ذکر کھلے الفاظ میں قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ اب سوالات اور ایسے اسی نوعیت کے تمام تر سوالات کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں بالکل بھی نہیں۔ اس کی مزید وضاحت آگے کی جارہی ہے۔

ابلیس سے تقابل

اسلامی نکتہ نظر سے کسی کی اجتماعی زندگی کا جائزہ لینے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ موت سے ملحقہ عرصہ میں اس کا مذہبی عقیدہ کیا تھا؟ مسلمانوں کی تاریخ میں کئی ایک انسانوں کا ذکر ملتا ہے کہ وہ موت سے کچھ ہی لمحہ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے، اور کلمہ کی برکت سے خود کو سنوار کر چلے گئے۔ ماضی ان کا دھل گیا۔ جنت کی بشارت پاگئے۔ جبکہ کئی ایسے بدبخت بھی ہیں جنھوں نے عین آخری وقت میں اپنے ایمان کو بگاڑ کر کفر اختیار کر کے جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنالیا۔ اس لئے مذہبی لحاظ سے کسی بھی شخص کا آخری مؤقف ہی اس کی حیثیت کو متعین کرنے کے لئے دیکھا جاتا ہے، اس بات کی تصدیق اور توثیق حضرت امام غزالیؒ کے اس بیان سے ہوتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگر آخری سانس جس میں روح نکلتی ہے سلامت نہ ہو تو تمام عمر کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے برے وقت سے بچنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے۔ ماضی کی

عبادات یا نیکیاں نہیں۔اسی لئے مسلمانوں کے ہاں عام طور پر یہ دُعا کی جاتی ہے کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ میرا (ہمارا) خاتمہ ایمان پر فرما۔اس بات کی وضاحت کے لئے قرآن پاک کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ اِبلیس کے بارے میں یہ بات عام وخاص کے علم میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریبی فرشتوں میں سے تھا اور اس کے پاس ہزاروں سال کی اللہ کی بھرپور عبادت کا ماضی بھی۔مگر کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کہ، حضرت آدم علیہ السلام کوسجدہ کرو، کی سرتابی، نافرمانی اور حکم عدولی اوراس پر ڈھٹائی کی وجہ سے وہ راندہ درگاہ ہوا، اپنے ماضی کے تمام تر اعزازات اور مراتب سے محروم ہوگیا۔کیا اس کا عبادات سے بھرپور ماضی اس کے کچھ کام آیا؟

ایک دلچسپ بات جو ابھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے ان سب کا دین اسلام تھا، جبکہ دیگر تمام ملتیں اسلام کی مخالفت پر قائم ہوئیں، جس کی ابتدا ابلیس کے انکار سے ہوئی، جس نے اسلام کے خلاف ایک مذہب بنایا جس کی اساس نفس پرستی، کبرورعونت اور داعیہ انا خیر منہ تھی۔جبکہ اس کے برعکس حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے بعد بھی اپنی عبدیت اور اسلام کی بنیادی تعلیمات، اپنی سہو،اس پر ندامت اور معافی کی روش کونہیں چھوڑا۔انسانوں کے درمیان پہلا انسانی کفر حضرت آدم علیہ السلام کی ساتویں پشت میں قابیل کے ہاتھوں قتل کی صورت میں ظاہر ہوا۔اوراس کی وجہ بھی اسلامی احکامات سے روگردانی تھی۔ اس مضمون کے اپنے اساس کی طرف واپس آتے ہوئے، جس بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ اگر کوئی شخص بالخصوص قادیانیوں میں سے اسلام قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کرے، تو آج کے حالات زمانہ میں یہ ضروری محسوس ہوتا ہے کہ قبولِ اسلام کے وقت اس سے اس کے سابقہ مذہب کو چھوڑنے اور اس کے پرانے اعتقادات اور جھوٹی نبوت اور جھوٹے نبی کو ردّ کرنے کا واضح اور کھلا اقرار لیا جائے۔مجھے ایسا کہنے کی ترغیب کلمہ شریف سے ملی کہ جس میں پہلے غیر معبود کی نفی کی گئی اوراس ردّ کیا گیا اور پھر معبود حقیقی کا اقرار کرایا گیا۔اسی طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہلے اعوذ باللہ پڑھ کر ردّ شیطان کرایا گیا۔

خاتم النّبیین کا اعزاز اورمرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے اپنے محبوب، امام الانبیاء سرورکونین محمد مصطفیٰ ﷺ کوعطاء فرمایا، اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید فرقانِ حمید کا حوالہ دیا جانا بہت ہی ضروری ہے۔سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۴۰ میں خدائے قدوس کا واضح حکم ہے کہ:مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. (الاحزاب:۴۰) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں؛ لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں، اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

اس حکمِ ربانی سے روگردانی کرنے والا شخص، اگر توبہ اور واپسی کا راستہ اختیار نہیں کرتا اور اپنی حکم عدولی پر ڈٹا رہتا ہے اور کفر کو مستقل اختیار کر لیتا ہے تو ایسا شخص ابلیس کی قبیل میں شمار ہو کر ویسے ہی سلوک کا مستحق سمجھا جائے گا۔

’’خاتم النّبیین کے لفظ و منصب کو قادیانی کذاب نے خود ساختہ معنی دینے اور اس کے واضح تصور کو مسخ کرنے کی کوششیں کیں۔ مگر ایسا ممکن نہ تھا اور نہ ہوگا کہ کوئی شخص اس اَمرِ رَبی میں کوئی تبدیلی، ترمیم، اضافہ یا کسی بھی قسم کی کمی بیشی کر سکے، کیونکہ یہ بات قرآن کی حفاظت سے جڑی ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہوئی ہے۔ اس آیت مبارکہ کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ عرب معاشرہ میں کسی شخص کے ہاں اولاد نرینہ کے نہ ہونے کو ایک طعنہ کے طور پر استعمال کیا جاتا، اور ایسے شخص کو اس کی سماجی حیثیت میں، نرینہ اولاد نہ ہونے کی بناء پر اسے کم تر حیثیت کا انسان سمجھتے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ ﷺ کے تین صاحبزادے، قاسم، طاہر اور طیب رضی اللہ عنہم ہوئے اور ایک صاحبزادہ، ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوا۔ لیکن یہ سب کے سب بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ ان میں سے کوئی بھی عمر رجولیت کو نہیں پہنچا۔ بنا بریں آپ ﷺ کی صلبی اولاد میں سے کوئی بھی مرد نہیں بنا کہ جس کے آپ ﷺ باپ ہوں۔ (ابن کثیر)

اس آیت سے ملحقہ پہلے کی آیات کے مطالعہ سے یہ بات بتائی اور ظاہر کی گئی ہے کہ لے پالک (متبنّیٰ) لڑکا اپنے سلسلہ نسب میں ہی رہتا ہے اور متبنّیٰ بنائے جانے کی وجہ سے ایسا منہ بولا بیٹا احکام شرعیہ میں حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنہیں آنحضور ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور جاہلی دستور کے مطابق انہیں زید بن محمد کہا جاتا تھا۔ حقیقتاً وہ آپ ﷺ کے صلبی بیٹے نہیں تھے۔ اسی بات کا اعادہ اس آیت میں کیا گیا ہے کہ ایک زید رضی اللہ عنہ ہی کیا وہ تو کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہیں۔

اس سے پہلے کی آیات میں، دراصل حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے بہت سی جاہلانہ رسومات اور عقائد کا خاتمہ کیا گیا۔ اور اس طرح سے خاتم النّبیین ﷺ کو موردِ طعن بنانے کا ارادہ (قصد) رکھنے والوں کے ناپاک عزائم کو جڑ سے ختم کر دیا۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر مختصراً عرض ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بطور غلام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ملکیت میں آئے، جنہوں نے اسے آنحضور سرورِ کائنات ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ انہوں نے اسے آزاد کر کے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور اس کی شاندار تربیت کی۔ اور اس کی شادی کے لئے اپنی پھوپھی زاد بہن، امیمہ بنت عبدالمطلب کی دختر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگ لیا۔ کچھ تردد جو کہ باعث نزول وحی ہوا، جس کے بعد حضرت زید

رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہوگیا۔ مگر بوجوہ ان کا ایسے میں نبھاہ نہ ہوسکا۔ اور نتیجتاً ان کے درمیان طلاق ہوگئی۔ جس کے بعد سرور کائنات ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ تاکہ زمانہ جاہلیت سے چلے آرہے غیر حقیقت پسندانہ اور جاہلانہ رسوم ورواج کا خاتمہ مؤثر انداز میں کیا جائے۔ اس واقع سے متبنٰی کے بارہ میں جو رسوم ورواج چلے آرہے تھے وہ ختم ہوگئے۔ کفار اور مشرکین مکہ اور ان جیسے دیگر بدبخت لوگ جو اس موقع کی تلاش میں تھے کہ آنحضور ﷺ کی ذات پر رکیک حملے کئے جائیں کہ انہوں نے اپنی بہو سے شادی کرلی ہے، ان آیات کے نزول کے بعد اپنی موت آپ مرگئے۔ بہت بڑے اصول کی نشاندہی ہوئی کہ اللہ اور رسول کے فیصلے کے بعد کسی مؤمن مرد اور عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنا حق بروئے کار لائے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سر تسلیم خم کرے۔

لختِ جگر، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی فوتیدگی کے بعد، مکہ کے مشرکوں اور کافروں نے جب مذکورہ بالا رویہ اختیار کیا تو ایسے لوگوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اور کل کائنات پر واضح کردیا کہ نبیٔ مکرم ومحترم ﷺ کی شان اور مرتبہ اس اَمر میں نہیں کہ وہ کس مرد کے باپ ہیں؟ بلکہ ان کا مرتبہ، مقام وعظمت اس بات میں ہے کہ وہ سلسلۂ انبیاء میں آخری نبی اور رسول ہیں، جو وصف کسی اور کو نہ حاصل تھا، اور نہ ہوگا۔

حضور ﷺ کے وصال کے باوجود انہیں کی شریعت، نبوت، رسالت قیامت تک جاری وساری رہے گی جو ان کے منصب ومقام کا تقاضا ہے، اور مسلمانوں کا عمل اور ایمان بھی یہی ہے۔ ان کی اُمت کے تمام لوگ اپنی اولادوں، والدین، نزدیک اور دور کے تمام عزیز واقارب، تمام تر پسند کی جانے والی ہستیوں اور ہمہ قسم کی مقتدرہ طاقتوں سے بڑھ کر حضرت محمد ﷺ کو مقام ومرتبہ دیتے ہیں۔ اور دل وجان سے اسے قبول اور اس پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس علی پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳/جنوری ۲۰۲۴ء کو بستی لکھانی علی پور میں مولانا محمد ایوب کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ علی پور کے نامور عالم دین مولانا محمد مکی مہمان خصوصی تھے، قاری منیر احمد نعمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

جامعہ مسجد ممتاز شہید علی پور میں بھی عشاء کی نماز کے بعد منعقدہ اجتماع سے مولانا منیر احمد نعمانی اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر:10 مولانا عتیق الرحمٰن سیف

۴۴...... حضرت آدم علیہ السلام سے نبی آخرالزمان ﷺ تک جتنے بھی انبیاء اس دنیا میں آئے تمام کو وحی انہی کی زبان میں آتی رہی۔ حتیٰ کہ نبی آخرالزمان ﷺ کی زبان عربی تھی تو قرآن عربی میں نازل ہوا اور اللہ نے اعزاز کے طور پر جنت کی زبان بھی عربی مقرر فرمادی۔

مرزا قادیانی کو جب شیطانی الہام ہونا شروع ہوئے، تو عربی عبارات کو جوڑ توڑ کر پیش کرنے لگے تو لوگوں نے اعتراض کیا کہ نبی تو ہے پنجابی اور الہام ہوتے ہیں عربی۔ اس پر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا: ’’بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی...... جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام ہے کہ ’’تبارک الذی من علم وتعلم‘‘ یعنی بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا، یعنی سیدنا رسول اللہ ﷺ۔ اور دوسرا برکت والا یہ انسان (مرزا) ہے جس نے اس سے تعلیم پائی۔ تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہیے تاکہ مناسبت ضائع نہ ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۴ خزائن ج۱۷ ص۴۲۴ حاشیہ)

اس عبارت میں عربی زبان میں الہام ہونے کی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی چوں کہ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی شاخ ہے اور مرزا قادیانی کے الہامات آں حضرت ﷺ کے الہامات اور وحی کی شاخ ہیں (معاذ اللہ) لہٰذا الہام عربی میں ہی ہونا ٹھیک ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ اصل تو عربی ہو اور اس کا ظل دوسری زبانوں میں الہام کرتا پھرے۔

لیکن مرزا قادیانی دوسری جگہ اس جڑ اور شاخ والی بات بھول گئے اور اردو کے الہامات کی بوچھاڑ شروع کردی، لکھتے ہیں: ’’ان الہامات کے سلسلے میں بعض اردو الہامات بھی ہیں جن میں سے کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۵ خزائن ج۱۷ ص۷۴)

کمال یہ ہے کہ اسی صفحہ کے اخیر پر فارسی کا الہام بھی ذکر کیا گیا ہے۔ (حوالہ بالا)

اب قادیانی حضرات سے سوال یہ ہے کہ یہاں شاخ جڑ سے علیحدہ کیسے ہوگئی؟ کیا آپ کے مرزا قادیانی کے ہی الفاظ سے یہ نتیجہ نہیں نکل رہا کہ چونکہ رسول اللہ کی زبان مبارک عربی ہے اور وہ جو الہام کہ

اس کی شاخ ہو وہ بھی عربی میں ہونا چاہیے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا قادیانی کے وہ الہام جو اردو، انگریزی، فارسی، پنجابی وغیرہ میں ہیں وہ کسی اور نبی ہندی کی شاخ ہوں گے یا محض وسوسہ شیطانی۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وحی کی شاخ ہونے کے لیے عربی الہام ہونا لازم ہے کیونکہ بقول مرزا شاخ جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی؟

۴۵..... مرزا قادیانی نے ابتداء میں آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے مدعی نبوت کو کافر گردانا اور اس سلسلہ نبوت کو آپ ﷺ پر ختم کا اقرار کرتا رہا۔ اگرچہ بعد میں خود مدعی نبوت ہو کر انجام بد کو پہنچا۔ واضح اور صریح الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں: ''سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوئی۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۱۴ طبع جدید)

''واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آں حضرت کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲ طبع جدید)

قادیانیوں کے ایک معروف مبلغ نے مرزا قادیانی کو فخر المرسلین کا لقب دیا جو کہ کفر و ضلالت ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی خود نبوت و رسالت کے مدعی کو بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کافر و ملعون کہتا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو: ''چنانچہ اس زمانہ میں بھی حضرت فخر المرسلین مرزا غلام احمد نے اسلام کی تعلیم پر چل کر یہ مقام حاصل کیا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۱۲، ۱۳، ا ص ۴۵۳، ستمبر ۱۹۲۶)

اب قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر اور کاذب کہتا ہے۔ کیا آپ بھی مرزا قادیانی کی بات مانتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد جتنے بھی مدعی نبوت گزرے ہیں ان کو کافر و کاذب جانتے ہو؟ ؟ اور مرزا قادیانی بھی بعد اس تحریر کے نبوت کا مدعی ہوا تو کیا اس کو بھی کافر، کذاب جانتے ہو یا کچھ اور؟ اور پھر جس کو تم فخر المرسلین بنانا چاہتے ہو وہ تو معمولی نبی و رسول ہونے سے بھی انکاری ہے اور کہتا ہے کہ ہم مدعی نبوت و رسالت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ حق پر کون! مرزا قادیانی یا اس کے ماننے والے؟

تحفظ ختم نبوت کانفرنس قمبر

۹ جنوری ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کانفرنس ایم خان شادی ہال قمبر شہر میں ہوئی۔ مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا عبدالناصر قریشی، مہمان خاص صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا ظفر اللہ سندھی کے بیانات ہوئے۔

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اختتام صحیح بخاری شریف

مولانا توصیف احمد

مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چمنستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ میں سے ایک مہکتا ہوا گلاب ہے۔ جس کا روحانی فیض امت مسلمہ کے قلوب واذہان کو معطر کررہا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کا لگایا ہوا پودا ثمر آور ہوکر چہار اطراف میں فیضان علوم نبوت کو عام کررہا ہے۔ جب ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کو ملک عزیز پاکستان معرض وجود میں آیا تو انگریز نے اپنے لے پالک مرزائیوں کو چناب نگر کی بستی میں لاکر آباد کیا۔ پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے، ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے اور اسلام مخالف منصوبے چناب نگر میں شروع ہوئے۔ قانون قدرت ہے کہ رب کی تدبیر ہمیشہ کفر کی سازش پر غالب ہی رہتی ہے۔ ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امیر اول مقرر ہوئے۔ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔ ۱۹۷۶ء میں مرکز ختم نبوت مسلم کالونی کی بنیاد رکھی گئی۔ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کی تعمیر شروع ہوئی۔ ۱۹۷۸ء کے اجلاس شوریٰ میں فیصلہ ہوا کہ مسلم کالونی میں مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا جائے۔ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ شعبہ حفظ شروع ہوا۔ ۲۰۰۱ء میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت شعبہ حفظ کا وفاق المدارس سے الحاق ہوا۔ ۲۰۰۶ء میں درجہ کتب کا اجراء ہوا۔ ہر سال ایک درجہ کا اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ۲۰۱۴ء میں تخصص فی علوم ختم نبوت اور ۲۰۱۶ء میں دورہ حدیث شریف کا آغاز ہوا، یوں مدرسہ عربیہ ختم نبوت کا روحانی فیض جاری وساری ہے۔ جبکہ اسی ادارہ میں پہلا سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ۱۹۹۵ء میں ہوا۔ اس سے قبل عالمی مجلس کے شعبہ دار المبلغین کے تحت کورس، ملتان میں ہوتا رہا۔ مدرسہ عربیہ کے تربیت یافتہ عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت، تحفظ عقائد کی خدمات بحسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

اس وقت الحمدللہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں: (۱) حفظ وگردان کی آٹھ کلاسیں، (۲) شعبہ بنات حفظ وناظرہ، (۳) درس نظامی مکمل، (۴) تخصص فی الفقہ وعلوم ختم نبوت، (۵) شعبہ حفظ کے لئے پرائمری تک تعلیم، (۶) طلباء درس نظامی کے لئے میٹرک، ایف اے، بی اے کی تعلیم، (۷) عظیم الشان لائبریری، (۸) کمپیوٹر لیب، کمپیوٹر کی تعلیم، (۹) ہفتہ وار درس ختم نبوت (الف) بروز پیر شعبہ حفظ (ب)

بروز بدھ درس نظامی طلباء کرام کی تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت پر تیاری اور ماہانہ وسہ ماہی امتحانات میں سوالات بابت ختم نبوت، (۱۰) ماہانہ تربیتی نشست برائے مستورات، (۱۱) تعطیلات شعبان میں ۲۰ روزہ ختم نبوت کورس کا نظم موجود ہے۔ ۵۰۰ سے زائد طلباء کرام رہائش پذیر ہیں، جنہیں تین وقت طعام، رہائش، نقد ماہانہ وظیفہ، علاج ومعالجہ کے علاوہ کپڑے مہیا کئے جاتے ہیں۔ یہ سب اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ اکابرین ختم نبوت کا لگایا ہوا پودا ترقی کے منازل طے کررہا ہے۔ اللہ پاک برکت اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اس وقت تک (تعلیمی سال ۴۴،۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳،۲۰۲۴ء) مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ۱۶۳/مفتیان کرام، ۱۱۵ علماء کرام فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ جبکہ شعبہ حفظ سے ۴۶۲ حفاظ کرام فارغ ہو چکے ہیں۔

شرکاء درجہ تخصص فی الفقہ وعلوم ختم نبوت (۴۴،۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳،۲۰۲۴ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۱۵۳	۱	مولوی اکرام اللہ	عصمت اللہ	ٹانک
۱۵۴	۲	مولوی عطاء الرحمٰن اشرف	محمد ابراہیم	مظفر گڑھ
۱۵۵	۳	مولوی محمد احمد	عبدالرحیم	مظفر گڑھ
۱۵۶	۴	مولوی محمد عثمان	شہادت علی	مظفر گڑھ
۱۵۷	۵	مولوی ضیاء الرحمٰن	عبدالرزاق	سانگھڑ
۱۵۸	۶	مولوی عبدالقوی	صوفی کرم علیؒ	ملتان
۱۵۹	۷	مولوی محمد یوسف	عاشق حسین	کوٹ ادو
۱۶۰	۸	مولوی غلام مرتضیٰ	فیض اللہ	ڈیرہ غازی خان
۱۶۱	۹	مولوی سوبھارو خان	غلام محمد	تھرپارکر
۱۶۲	۱۰	مولوی اللہ جان	نور اللہ جان	ٹانک
۱۶۳	۱۱	مولوی محمد ضمیر	حاجی خان	ڈیرہ بگٹی

شرکاء دورہ حدیث شریف جامعہ عربیہ ختم نبوت (۴۴،۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳،۲۰۲۴ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۱۰۵	۱	مولوی محمد عبداللہ	سلامت اللہ	چنیوٹ

۱۰۶	۲	مولوی شمیم اللہ	رسول محمد	ساؤتھ وزیرستان
۱۰۷	۳	مولوی محمد ادریس	حافظ اللہ یار	چنیوٹ
۱۰۸	۴	مولوی محمد عامر	محمد سرفراز	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۰۹	۵	مولوی سخاء الدین	فریادون	دیامر
۱۱۰	۶	مولوی محمد ابوبکر صدیق	مجیب الرحمٰن	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۱۱	۷	مولوی واجد ریاض	احمد ریاض	چنیوٹ
۱۱۲	۸	مولوی رحمت علی	حسین احمد	ٹانک
۱۱۳	۹	مولوی محمد زاہد حسن	محمد وریام	چنیوٹ
۱۱۴	۱۰	مولوی عبید الرحمٰن	صوفی محمد بخش	بہاولپور
۱۱۵	۱۱	مولوی عاشق زیب	اورنگزیب	مانسہرہ

فہرست طلباء کرام درجہ تحفیظ القرآن (۴۴، ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳، ۲۰۲۴ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	ضلع
۴۳۸	۱	حافظ محمد نعمان	محمد اکرام	مظفر گڑھ
۴۳۹	۲	حافظ محمد شفقت	محمد مشتاق	چنیوٹ
۴۴۰	۳	حافظ عبد الرحمٰن	محمد رفیق	خوشاب
۴۴۱	۴	حافظ محمد انعام	مولانا عطاء الرحمٰن	مظفر گڑھ
۴۴۲	۵	حافظ محمد نواز	اختر علی	چنیوٹ
۴۴۳	۶	حافظ عبد الرحمٰن	محمد یوسف	چنیوٹ
۴۴۴	۷	حافظ محمد عمار	محمد یار	چنیوٹ
۴۴۵	۸	حافظ عبد الرحمٰن	محمد خان	بنوں
۴۴۶	۹	حافظ محمد شعیب	عبد الغفور	جھنگ
۴۴۷	۱۰	حافظ محمد شفیق الرحمٰن	عتیق الرحمٰن	بہاول پور
۴۴۸	۱۱	حافظ محمد عزیر	محمد یوسف	چنیوٹ
۴۴۹	۱۲	حافظ محمد عثمان	محمد مظہر	چنیوٹ
۴۵۰	۱۳	حافظ محمد خالدین	سیف الرحمٰن	چلاس

۴۵۱	۱۴	حافظ محمد اسامہ	محمد منشاء	چنیوٹ
۴۵۲	۱۵	حافظ محمد تقی	حاجی احمد علی	سرگودھا
۴۵۳	۱۶	حافظ محمد یٰسین	غلام سرور	چنیوٹ
۴۵۴	۱۷	حافظ اقرار الحسن	غلام عباس	سرگودھا
۴۵۵	۱۸	حافظ شرجیل عباس	محمد اعظم	سرگودھا
۴۵۶	۱۹	حافظ شہزاد اشرف	محمد اشرف	چنیوٹ
۴۵۷	۲۰	حافظ محمد آصف	گل بخت	مروت
۴۵۸	۲۱	حافظ محمد سفیان	محمد رمضان	سرگودھا
۴۵۹	۲۲	حافظ محمد چمن عباس	امان اللہ	چنیوٹ
۴۶۰	۲۳	حافظ شفیق الرحمٰن	حافظ علی حسن	گھوٹکی
۴۶۱	۲۴	حافظ عبدالرحمٰن	سرفراز علی	چنیوٹ
۴۶۲	۲۵	حافظ محمد اویس	کامران علی	چنیوٹ

تقریب ختم بخاری شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معروف مرکزی دینی ادارہ مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مؤرخہ ۲۲ جنوری ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۰ رجب ۱۴۴۵ھ بروز منگل صبح دس تا سہ پہر ۳ بجے تک آٹھویں سالانہ پروقار تقریب تکمیل ختم بخاری شریف ودستار فضیلت کے عنوان سے منعقد ہوئی۔ قاری محمد عمیر نے تلاوت اور حافظ محمد عنصر ذکی نے حمد ونعت پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ کے طلباء کرام محمد حمادی متعلم درجہ رابعہ اور حضرت بلال متعلم درجہ سابعہ نے ختم نبوت کے عنوان پر عربی میں تقریر کی۔ جبکہ اساتذہ دورہ حدیث شریف مدرسہ عربیہ ختم نبوت مولانا غلام رسول دین پوری اور مولانا محمد امین نے دینی مدارس کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مہمانان گرامی میں بالترتیب مولانا سیف اللہ خالد جامعہ امدادیہ چنیوٹ، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مہمان خصوصی استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف خان جامعہ اشرفیہ لاہور نے بخاری شریف کی آخری حدیث شریف کا عالمانہ وفاضلانہ درس دیا۔ فضلاء ومفتیان کرام اور اساتذہ مدرسہ ہذا کو اپنی دس عالی سندات کی اجازت عطا فرمائی۔ حفاظ طلباء کرام کو آخری سبق مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی نے پڑھایا۔ آخر میں علماء وحفاظ طلباء کی دستار بندی حضرت مولانا محمد یوسف خان، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی

راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، میاں محمد رضوان نفیس لاہور، اساتذہ کرام دورہ حدیث شریف مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا الیاس الرحمٰن، مولانا محمد امین، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا محمد قاسم دین پوری، مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی نے کی۔ طلباء کو قیمتی کتب کا سیٹ، اور قرآن مجید وسند سے نوازا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نقابت کی ذمہ داری راقم (توصیف احمد) نے سرانجام دی۔ علماء کرام مولانا محمد ہارون، مولانا طاہر حسین، مولانا شبیر چینوٹی، مولانا ضیاء الحق، مولانا حاجی محمد منشاء، حافظ کفایت اللہ، لالیاں، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا حفیظ اللہ طاہر، سمیت بڑی تعداد میں عوام الناس وقدیم فضلاء جامعہ عربیہ نے شرکت کی۔ مولانا محمد اصغر عزیزی، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد وقاص مہمانان خصوصی وعلماء کرام، جبکہ اساتذہ حفظ قاری محمد زبیر، قاری عبید الرحمٰن، قاری محمد رمضان، قاری محمد مدنی، قاری محمد فرحان، قاری محمد مظہر، قاری محمد شعیب، قاری محمد کاشف، قاری محمد علی عوام الناس کی خدمت طعام پر مامور رہے۔ مہمانوں کی ضیافت کی۔ جبکہ مولانا عاصم مصطفیٰ، مولانا شیر عالم، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد ثاقب، مولانا محمد مبشر استقبالیہ کمیٹی میں مصروف خدمت رہے۔

پانچ روزہ ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ بذریعہ پروجیکٹر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام پانچ روزہ ختم نبوت کورس حضرت مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی سرپرستی میں مختلف مدارس میں مختلف موضوعات پر بذریعہ پروجیکٹر لیکچر دیئے گئے۔ پہلی نشست ۱۵ر جنوری ۲۰۲۴ء کو صبح گیارہ بجے جامع مسجد عمر بن خطاب کینال روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا قاری بلال کی زیرصدارت اور مولانا مبشر کی زیرنگرانی لیکچر ہوا۔ دوسری نشست ۱۶ر جنوری صبح گیارہ بجے جامع مسجد فاروقیہ سرہند کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا قاری عبدالرحیم کی زیرصدارت لیکچر ہوا۔ قاری عبد الرحیم نے اختتامی الفاظ کے بعد دعا فرمائی۔ تیسری نشست ۱۷ر جنوری قبل از نماز عصر حضرت مولانا اویس کی سرپرستی میں مدرسہ کاشف العلوم ہیرا کالونی میں لیکچر دیا گیا۔ چوتھی نشست ۱۸ جنوری بروز جمعرات گیارہ بجے جامع مسجد عشرہ مبشرہ ہاؤسنگ کالونی میں قاری ہارون کی زیرصدارت اور مولانا علی المرتضیٰ کی زیرنگرانی کورس ہوا۔ مولانا علی المرتضیٰ نے اختتامی الفاظ کے ساتھ دعائیں۔ پانچویں نشست ۱۹ر جنوری صبح بارہ بجے مولانا حفیظ اللہ کی سرپرستی اور مولانا قاری مغیرہ کی زیرنگرانی دارالعرفان جھنگ روڈ ٹوبہ ختم نبوت کورس کی آخری نشست منعقد ہوئی، قاری مغیرہ نے دعا فرمائی۔ کورس میں امیر عالمی مجلس ٹوبہ مولانا حماد غالب اور مبلغ مولانا محمد ارشاد فاروقی نے لیکچرز دیئے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن سیف

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر بوقت رخصتی: صفحات ۴۸: قیمت: درج نہیں:

مؤلف: ڈاکٹر محمد اکرم ندوی: ناشر: مکتبہ ختم نبوت گوجرانوالہ: رابطہ نمبر: 0304-9677598

حدیث اور تاریخ کی روشنی میں متذکرہ بالا عنوان پر ایک علمی مقالہ ہے جو قابل مطالعہ ہے۔

چند معاصر مذاہب کا تعارفی مطالعہ: محاضرات: حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہم: صفحات: ۱۶۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ

مولانا زاہد الراشدی مدظلہم نے (۱) یہودیت، (۲) عیسائیت، (۳) ہندومت، (۴) سکھ مت، (۵) بدھ مت، (۶) دور اوّل کے مدعیان نبوت، (۷) ذکری مذہب، (۸) بہائی مذہب، (۹) نیشن آف اسلام، (۱۰) قادیانیت کے تعارف پر مشتمل تقابل ادیان کے کورسز میں اظہار خیال فرمایا۔ بہت ہی مبارک باد کے مستحق ہیں الشریعہ اکیڈمی کے رفقاء کہ انہوں نے ان محاضرات کو یکجا شائع کر دیا ہے۔ جس سے ایک تاریخی و معلوماتی دستاویز تیار ہوگئی ہے جو لائق مراجعت ہے۔

مسئلہ فلسطین: افادات: حضرت مولانا زاہد الراشدی: جمع و ترتیب: حافظ خرم شہزاد: صفحات: ۲۲۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے!

مسئلہ فلسطین کا پس منظر، بیت المقدس اور مسلم حکمران، تاریخ یہود اور اسرائیل، مسئلہ فلسطین اور مغرب، اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بحث۔ ان پانچ ابواب پر مشتمل...... حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کے مضامین کو یکجا مرتب کر دیا گیا ہے اس کے جامع و مرتب نے خاصی محنت کی ہے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی کو جامع و مانع افہام وتفہیم کا قدرت نے قابل رشک حصہ وافر نصیب کیا ہے۔ اس تازہ اہم ایشو کو سمجھنے کے لئے یہ کتاب ایک خوبصورت بروقت کاوش ہے۔ ہمارے مخدوم گرامی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم نے شائع کر کے ایک اہم مسئلہ پر بروقت اسلامیان وطن کو خوبصورت تحفہ دیا ہے۔ جو لائق تحسین و تبریک ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت کا تاریخی پس منظر: صفحات: ۱۷۲: ملنے کا پتہ: جامع مسجد امن اہل سنت والجماعت ۵۷۲ جی ٹی روڈ باغبان پورہ لاہور: رابطہ نمبر: 033-9496702

ہمارے ملک کے نامور بزرگ عالم دین، مذہبی سکالر، قادر الکلام خطیب، طرز ادیب حضرت

مولانا زاہد الراشدی شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر چوک گوجرانوالہ کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے عقائد وعزائم کے بارہ میں خطبات اور رشحات قلم میں سے پچیس مختلف عنوانات پرشہ پاروں کو ہمارے مرحوم دوست قاری جمیل الرحمٰن اختر نے جمع کر کے پونے دوسو صفحات کی کتاب مرتب کی۔ درج بالا پتہ سے مل سکتی ہیں۔ اس موضوع پر ایک شاندار اور جاندار علمی دستاویز ہے۔ جو اس موضوع کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔

(۱) صحابہ واہل بیتؓ کی توہین کا جرم اور اس کی سزا (ائمہ اہل بیت کے ارشادات کی روشنی میں)

(۲) سیدالکونین ﷺ کے والدین کریمین

دونوں رسائل سولہ، سولہ صفحات پر مشتمل ہیں۔ دونوں کے دیدہ زیب رنگین ٹائٹل آرٹ پیپر: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینھم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ ملتان: رابطہ نمبر:0333-3355720

ملک کے نامور خطیب، صاحب التحریر والتقریر حضرت مولانا عبدالحمید تونسوی مدظلہم نے صحابہ کرام واہل بیت کی اہانت کے انسداد کا بل جب قومی اسمبلی وسینٹ سے منظور ہوا۔ اس پر موہن صحابہ واہل بیت رافضی وخارجی گروہ نے غوغہ کیا تو مولانا عبدالحمید تونسوی نے اس پر ایک مضمون لکھا جس میں ائمہ اہل بیت کے شیعہ کتب میں درج احکامات کی روشنی میں ثابت کیا کہ صحابہ واہل بیتؓ کی اہانت کی سزا درست ہے۔

اسی طرح سیدالکونین کے والدین کریمین کے متعلق جمہور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ وہ مؤمن، موحد اور جنتی تھے۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا آنحضرت ﷺ کو ایذا دینے کے جرم کا مرتکب ہونے کے مترادف ہے۔ اس پر مولانا عبدالحمید تونسوی مدظلہم نے مضمون لکھا۔ دونوں مضامین ماہنامہ حق چار یار میں اور ماہنامہ صدائے فاروقیہ شجاع آباد میں شائع ہوئے۔ ان کو علیحدہ علیحدہ دیدہ زیب رسائل کی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ دونوں رسائل اپنے اپنے موضوع پر جامع مختصر اور شافی وکافی ہیں۔ طباعت کی خوبیوں کا مجموعہ ہیں۔

عادلانہ انتباہ مسمّی بہ المسک المشموم لایضاح الرحیق المختوم: صفحات: ۲۲۶: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامع مسجد مرتضویہ مجددیہ نقشبندیہ جی ٹی روڈ کوٹ ادو ضلع لیہ۔

پیر طریقت حضرت مولانا محمد شفیع مدظلہم نے اہل حدیث مکتب فکر کے مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری کی سیرت طیبہ کے مقدس عنوان پر معروف کتاب الرحیق المختوم میں مصنف کے تفردات پر قلم اٹھایا ہے اور پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ اگر مولانا مبارک پوری اس نقد کو پڑھتے تو توقع ہے کہ وہ اپنے تفردات سے رجوع کر لیتے۔ بہت ہی انصاف واعتدال کے ساتھ ان تفردات پر علمی وتاریخی باحوالہ گرفت، خالص ایک علمی خدمت ہے۔ جو پیغمبر علیہ السلام کی ذات اقدس کے ساتھ والہانہ عشق کی دلیل ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کورسز (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر) و بیانات مدارس ضلع مانسہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے زیراہتمام ۱۵ تا ۱۷ دسمبر ۲۰۲۳ء ختم نبوت کورسز (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر) منعقد کئے گئے۔ کورسز کے انعقاد کے لئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نے تعاون کیا۔ پہلا پروگرام ۱۵ دسمبر بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد خاتم النّبیین، چاندنی چوک بحالی میں ہوا۔ جس کی صدارت مولانا قاری شیرزمان نے کی۔ بیان جمعہ میں عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی گئی۔ دوسرا پروگرام بعد نماز مغرب بعنوان ختم نبوت کورس جامع مسجد مدنی دوتال بحالی میں ہوا، جس کی صدارت مولانا ممتاز علی نے کی۔ تیسرا پروگرام ۱۶ دسمبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے نور صبح اسکول، دیبگراں میں ہوا۔ اسکول پرنسپل قاری یاسر منتظم تھے۔ چوتھا پروگرام بعد نماز ظہر جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ، مجاھد آباد، بفہ میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مفتی عمیر، مولانا عدنان، قاری علی اکبر نے کورس کی صدارت و سرپرستی فرمائی۔ پانچواں پروگرام بعد مغرب جامع مسجد العزیز نزد ہزارہ یونیورسٹی، ڈھوڈیال میں ہوا۔ مولانا عادل سعید نے انتظامات سنبھالے۔ جبکہ پروگرام کی تیاری، مہمانوں کی ضیافت کی سعادت مدرسہ انوار القرآن ڈھوڈیال کے مہتمم مولانا عامر تاج، مولانا سہیل تاج نے حاصل کی۔ وفد نے مولانا مسعود تاجؒ کے انتقال پر ان کے برادران گرامی سے تعزیت بھی کی۔

چھٹا پروگرام ۱۷ دسمبر بروز اتوار صبح ۸ بجے مفتی شیراز، مفتی بلال کی نگرانی مدرسہ عرفان العلوم ڈھانگری بالا میں ہوا۔ ساتواں پروگرام صبح ۱۰ بجے مدرسہ سراج العلوم، ٹھاکرہ میں زیرسرپرستی مولانا شاہ عبدالقادر، ہوا۔ آٹھواں پروگرام ۱۲ بجے جامعہ اشاعت الاسلام، کالج دوراہا میں زیرصدارت مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی ہوا۔ اس پروگرام میں گوجرانوالہ کے استاذ الحدیث مولانا فضل ہادی نے خصوصی شرکت کی۔ مانسہرہ کے ان مدارس میں چناب نگر کورس کی طلباء کرام کو خصوصی دعوت دی۔ مدرسہ کے اساتذہ کرام نے بھی طلباء کو کورس میں شرکت کی ترغیب دی۔ دسواں پروگرام بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ، موڑہ داتا میں زیرصدارت مولانا لیاقت علی شاہ ہوا۔ جس میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ ختم نبوت کورس ہوا۔ پروفیسر سید شجاعت علی شاہ، مولانا عبدالقدیر نے کامیابی پروگرام کے لئے محنت کی۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ، مفتی وقار الحق عثمانی کی دعا سے کورس اختتام پذیر ہوا۔

پروگرامز تحفظ ختم نبوت ضلع بٹگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بٹگرام نے ۱۹، ۲۰ دسمبر ۲۰۲۳ء کو پروگرام ترتیب دیئے۔ پہلا پروگرام دارالعلوم بٹگرام زیر صدارت مفتی بخت منیر ہوا۔ دوسرا پروگرام بعد نماز ظہر متصل زیر سرپرستی سابق ایم پی اے مولانا قاری محمد یوسف، مدرسہ اشاعت الاسلام غازی کوٹ کس پل میں ہوا۔ تیسرا پروگرام ۳ بجے دارالعلوم کوثر القرآن، ویگن اڈہ میں ہوا۔ میزبان ناظم تعلیمات مولانا افسر شاہ تھے۔ چوتھا پروگرام بعد مغرب مکی مسجد، اجمیرہ میں ہوا۔ پانچواں پروگرام ۲۰ دسمبر بعد نماز فجر جامع مسجد، تمائی میں ہوا۔ بعد ظہر آخری پروگرام جامعہ علوم اسلامیہ، آلائی بنہ میں ہوا۔ مولانا شیخ انوار الحق، مولانا سراج الحق، مولانا عنایت الرحمٰن، مولانا محمد حنیف ادارہ کے مہتمم واساتذہ کرام ہیں۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے ادارہ کی نسبت ہے اور اساتذہ تقریباً فضلاء بنوری ٹاؤن ہیں۔ تحصیل الائی کے تمام مدارس کے طلباء کرام نے جامعہ علوم اسلامیہ میں شرکت کی۔ ضلع بٹگرام کے چار جامعات میں ختم نبوت چناب نگر کورس کی دعوت دی گئی۔ بٹگرام عالمی مجلس کے امیر مولانا نجم الدین، مولانا شاہ خالد، قاری رحمان اللہ، قاری مجیب الرحمٰن نے پراگرام ترتیب دیئے اور پروگراموں میں شریک رہے۔ تمام پروگرامز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا توصیف احمد کے بیانات ہوئے۔ (نظام الدین بٹگرام)

تین روزہ ختم نبوت کورس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے زیر اہتمام عظیم الشان فقید المثال تین روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد نیم والی کمالیہ میں ۴، ۵، ۶ جنوری ۲۰۲۴ء کو مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی زیر سرپرستی اور عالمی مجلس کمالیہ کے امیر مولانا پیر جی عتیق الرحمٰن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ نگرانی مبلغ مولانا محمد ارشاد فاروقی نے کی۔

۴ر جنوری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر تفصیلی گفتگو فرمائی اور پیر جی عتیق الرحمٰن نے اختتامی الفاظ کے ساتھ دعائیں کیں۔ ۵ر جنوری بروز جمعہ کو تلاوت ونعت کے بعد مولانا حذیفہ شاہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع کا خلاصہ بیان کیا اور ٹوبہ کے مبلغ مولانا محمد ارشاد فاروقی نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر مرزا قادیانی کے دعوے اور حوالہ جات دیکھائے۔ ۶ر جنوری بروز ہفتہ کو مختلف موضوعات پر مقامی علماء کرام نے بیس بیس منٹ کا لیکچر دیا مولانا پیر جی عتیق الرحمٰن نے حیات الانبیاء، مولانا طلحہ صدیقی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، مولانا حذیفہ شاہ نے ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، مولانا قاری عمر فاروق نے عقیدہ ختم نبوت اور مبلغ ختم نبوت ٹوبہ مولانا

محمد ارشاد فاروقی نے تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر بیان کیا اور چناب نگر میں ہونے والا سالانہ ختم نبوت کورس کی دعوت دی۔ کورس میں شرکت کرنے والوں کو چار قسم کے لیٹریچر بھی دیئے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۵ جنوری ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب مرکزی جامعہ مسجد بندر روڈ سکھر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر قاری جمیل احمد بندھانی منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس کے ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ حافظ عبدالقدوس نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا توصیف احمد جالندھری پنو عاقل کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست کا آغاز امیر عالمی مجلس سکھر قاری جمیل احمد بندھانی کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ ذوالقرنین جامعہ اشرفیہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی بیر شریف، مولانا سائیں عبدالقادر ہالیجوی، مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی، جانشین شہید اسلام مولانا محمد یحیٰی لدھیانوی، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا سائیں سید پیر محمد شاہ مسکین پور شریف والوں کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج پر کثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی دعا پر کانفرنس کا رات بارہ بجے اختتام ہوا۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے انجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس روہڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام روہڑی کٹ پر محلّہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۶ جنوری ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم جناب حاجی میر دین کٹپر مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم روہڑی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز جناب قاری غلام قادر منگریو کی تلاوت سے ہوا، ہدیہ نعت جناب علی جان کھوسو نے پیش کیا۔ مولانا اسد اللہ منگریو، مولانا رحیم بخش سومرو، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اسد اللہ گھوڑو اور مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کے بیانات ہوئے۔ نقابت مولانا مفتی عبدالجبار مہر اور مولانا احمد اللہ کٹپر نے کی۔ کانفرنس میں علی وہن سے مولانا امیر خان متقی نے خصوصی شرکت فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شاہ پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی پورہ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۶ جنوری ۲۰۲۴ء کو ادارۃ الفرقان لاہور میں میاں پیر رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مختلف

شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس میں چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان، خطیب بادشاہی مسجد مولانا سید عبدالخبیر آزاد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد اعجاز، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا عابد حنیف، مولانا سعید وقار، مولانا سمیع اللہ و دیگر علماء نے شرکت کی۔ کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جذبہ صدیقی سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلنا ہوگا اس وقت ہم اپنے فلسطینی بھائیوں کو یہ باور کرائیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے۔ ہمیں اپنے مظلوم فلسطینی مسلمانوں کا ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیے۔

سہ ماہی آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس بذریعہ وٹس ایپ برائے طالبات وخواتین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ وننکانہ کے زیر اِہتمام ۵، اکتوبر ۲۰۲۳ء تا ۴ جنوری ۲۰۲۴ء سکول، کالجز، مدارس کی طالبات اور گھر بیٹھی باپردہ مسلم خواتین کو عقیدہ ختم نبوت ورد قادیانیت سے متعلق آگاہی کے لئے تیس اَسباق پر مشتمل دوسرا سہ ماہی آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس (بذریعہ وٹس ایپ گروپ کلاس) منعقد کیا گیا۔ اَسباق کے آڈیو لیکچرز میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا شیخوپورہ، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد ساجد خوشاب، مولانا محمد حنیف سیال تھرپارکر (سندھ) شریک رہے۔

کورس میں جن طالبات نے داخلہ فارم پر کر کے شروع تا آخر باقاعدہ شرکت کی سعادت حاصل کی ان خواتین سے کتاب کی تکمیل کے بعد پوری کتاب میں سے بارہ سوالات کے ذریعہ امتحان لیا جاتا رہا، حاصل کردہ نمبر اُن کی سند پر لگا کر جماعتی کتب اور مختلف لٹریچر کی ایک ایک کاپی، سٹیکر و دیگر اِنعامات پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن کی رعایت کرتے ہوئے بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے گئے۔ الحمدللہ گھروں میں بیٹھی مسلم ماؤں، بہنوں، اور بیٹیوں اور بعض قادیانیت کے قریبی اثرات سے متاثرہ خواتین وطالبات نے وقتاً فوقتاً سوال وجواب کے ذریعہ اِس کورس سے خوب اِستفادہ کیا۔

تحفظ ختم نبوت کورسز شیخوپورہ (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام پندرہ مختلف مقام پر ۵ تا ۲۸ جنوری ۲۰۲۴ء (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر) تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے۔ جن کا اِجمالی خاکہ حسب ذیل ہے:

(۱): ۵ جنوری ۲۰۲۴ء بروز جمعہ جامع مسجد رحمۃ للعالمین جوئیانوالا موڑ شیخوپورہ بعد مغرب بکاوش

حافظ محمد عمار۔ (۲):۸جنوری ۱۲بجے دن دارالعلوم جوئیانوالا موڑ، الرحیم گارڈن بکاوش حافظ محمد عمار سکول وکالجز کے طلباء میں نشست قائم ہوئی۔ (۳):۱۱جنوری بعد مغرب جامع مسجد ابوایوب اَنصاریؓ شعیب ٹاؤن جوئیانوالا موڑ زیرنگرانی مولانا عبدالرحمٰن اِمام وخطیب مسجد ہذا۔ (۴):۱۳جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد گلزار مدینہ گاؤں ٹبی ہریا شیخوپورہ بزیرنگرانی مولانا شبیر احمد خطیب مسجد ہذا کورس منعقد ہوا۔ (۵):۱۴جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد چک ۵۴ سرہالی سانگلاہل بکاوش قاری عبدالمنان ونگرانی مولانا محمد عابد پروگرام منعقد کیا گیا۔ (۶):۱۷جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ المعروف اِحاطے والی مسجد سٹی شیخوپورہ بنگرانی مولانا عرفان اللہ نشست قائم کی گئی۔ (۷):۱۸جنوری بعد مغرب جامع مسجد حنفیہ المعروف مسجد میاں عبد المجید والی پرانا شہر شیخوپورہ میں بنگرانی مولانا عبدالرحمٰن تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ (۸):۱۹جنوری بروز جمعہ بعد مغرب جامع مسجد طوبیٰ ہاؤسنگ کالونی نزد لاہور بائی پاس شیخوپورہ میں مولانا عبدالمنان اِمام وخطیب مسجد ہذا کی نگرانی میں پروگرام منعقد کیا گیا۔ (۹): بعد نماز مغرب جامع مسجد ابوہریرہؓ الف ٹاؤن مولانا فضل الرحمٰن بالاکوٹی کی نگرانی میں تربیتی نشست قائم کی گئی۔ (۱۰):۲۱جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ چراغ خالد روڈ میں مولانا قاری محمد رمضان (جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ) کی زیرسرپرستی اور مولانا محمد مدثر اِمام مسجد کی نگرانی میں کورس ہوا۔

(۱۱):۲۲جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد شیل پٹرول پمپ ماچھیکے سٹاپ سرگودھا روڈ شیخوپورہ مولانا محمد صفدر کورس منعقد ہوا۔ (۱۲):۲۶جنوری بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ خالد روڈ مولانا محمد اجمل مدنی کی نگرانی میں پروگرام منعقد ہوا۔ (۱۳):۲۸جنوری ۱۰بجے دن دارالعلوم جوئیانوالا موڑ، الرحیم گارڈن بکاوش حافظ محمد عمار سکول وکالجز کے طلباء میں نشست قائم ہوئی۔ (۱۴): ۲۸جنوری بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مکی (گاؤں ناظر لبانہ) شرق پور شریف بکاوش مولانا منیر احمد (ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شرق پور شریف) ونگرانی مولانا ممتاز دانش خطیب مسجد کورس منعقد ہوا۔ (۱۵):۲۸جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ کوٹ عبدالمالک زیرسرپرستی الحاج مولانا غلام مصطفیٰ قادری وزیرنگرانی مولانا محمد عمر فاروق فاروقی تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ (۱۶): جامع مسجد بیت المکرّم (المعروف اڈے والی مسجد) کوٹ پنڈی داس مولانا عابد جمیل کی نگرانی میں تربیتی نشست قائم کی گئی۔ تمام کورسز میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے دفاع ختم نبوت، ردّ قادیانیت اور حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر لیکچرز دیئے اور مجلس کا مختلف قسم کا لٹریچر فری تقسیم کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کا دوروزہ سالانہ ختم نبوت اجتماع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے زیر نگرانی سالانہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس 25 نومبر بروز ہفتہ ظہر کو شروع ہوکر 26 نومبر بروز اتوار اختتام کو پہنچی الحمدللہ ثم الحمدللہ!

پروگرام بروز ہفتہ 25 نومبر بعد از نماز ظہر شروع ہوا پروگرام کے اول تا آخر صدارت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا شیخ اعزاز الحق صاحب نے کی مفتی غنی الرحمان صاحب اور مفتی رسال محمد صاحب نے اسٹیج کی خدمات سرانجام دی ۔ابتدائی کلمات مفتی رسال صاحب اور تلاوت کلام پاک قاری محمد فیاض مدنی صاحب ،نعت شریف قاری حامد اور قاری شاہ زیب محمدی نے پیش کی عصر کی نماز کے بعد حافظ واصف الرحمن نے نعت پیش کی جس کے بعد حضرت مولانا اسداللہ جان المظہر صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے لیے قربانی دینے پر جامع خطاب کیا پھر مولانا عطاء الحق درویش صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام خیبر پختون خوا نے ختم نبوت اجتماع کا مقصد موجودہ حالات اور ہماری علمی سیاسی سماجی ذمہ داری کے حوالے سے پر مغض بیان کیا نماز مغرب کے بعد مولانا مفتی غلام قادر نعمانی صاحب نے فتنوں اور ان سے بچاؤ پر مدلل بیان فرمایا حافظ نادر شاہ صاحب نے نعت شریف پیش کی مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے خطاب کیا۔حافظ واصف رحیمی اور شاہ زیب محمدی صاحب نے نعت خوانی کی ۔نشست کا آخری خطاب اسلامی سکالر شیخ القران والحدیث حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب کا ہوا پھر نماز عشاء ادا کر کے نشست برخواست ہوئی ۔اتوار 26 نومبر کو بعد از نماز فجر درس قرآن ہوا۔نمونہ اسلاف شیخ الحدیث والادب حضرت مولانا روح الامین صاحب نے سورۃ النساء کے چھٹے رکوع پر درس قرآن دیا اس کے بعد نشست 26 نومبر صبح نو بجے شروع ہوئی قبل وقت راج محمد ہمدرد اور قاری محمد شاہ زیب محمدی صاحب نے نعت پیش کی اس کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری جمال الدین ترمذی نے حاصل کی اس کے بعد قاری صابر نے نعت پیش کی پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل علی صاحب مرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام کا ختم نبوت کے محاذ پر علماء کرام کا سیاسی کردار پر خطاب ہوا حافظ نادر شاہ صاحب نے نعت پیش کی پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چارسدہ کے امیر مولانا پیر حزب اللہ جان صاحب نے اخلاص پر اصلاحی حوالے سے خطاب کیا حافظ عبداللہ کی نعت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالہادی صاحب نے بیان کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ اور رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کا بیان ہوا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے بیان کیا۔نماز ظہر کے بعد تقریبا سوا دو بجے آخری نشست کا آغاز ہوا حافظ مسلم جان اور شاہ زیب محمدی نے نعت پیش کی اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواں کے امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزائی صاحب نے خطاب کیا آپ کے بعد عالمی مجلس ختم نبوت ضلع مردان کے امیر مولانا قاری اکرام الحق صاحب کا جذباتی خطاب ہوا آخر میں مرکز ختم نبوت ضلع ثوابی کے لیے سامعین سے تعاون کی اپیل کی اور فرمایا کہ قادیانیوں کے ان باطل عقائد سے اپنی نسل کو بچانے کے لیے مرکز ختم نبوت اسلام کا قلعہ ہے۔شرکا نے بھرپور انداز میں حصہ لیا تقریبا ساڑھے چار بجے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا شیخ اعزاز الحق صاحب نے اپنے اختتامی کلمات اور دعا فرمائی۔

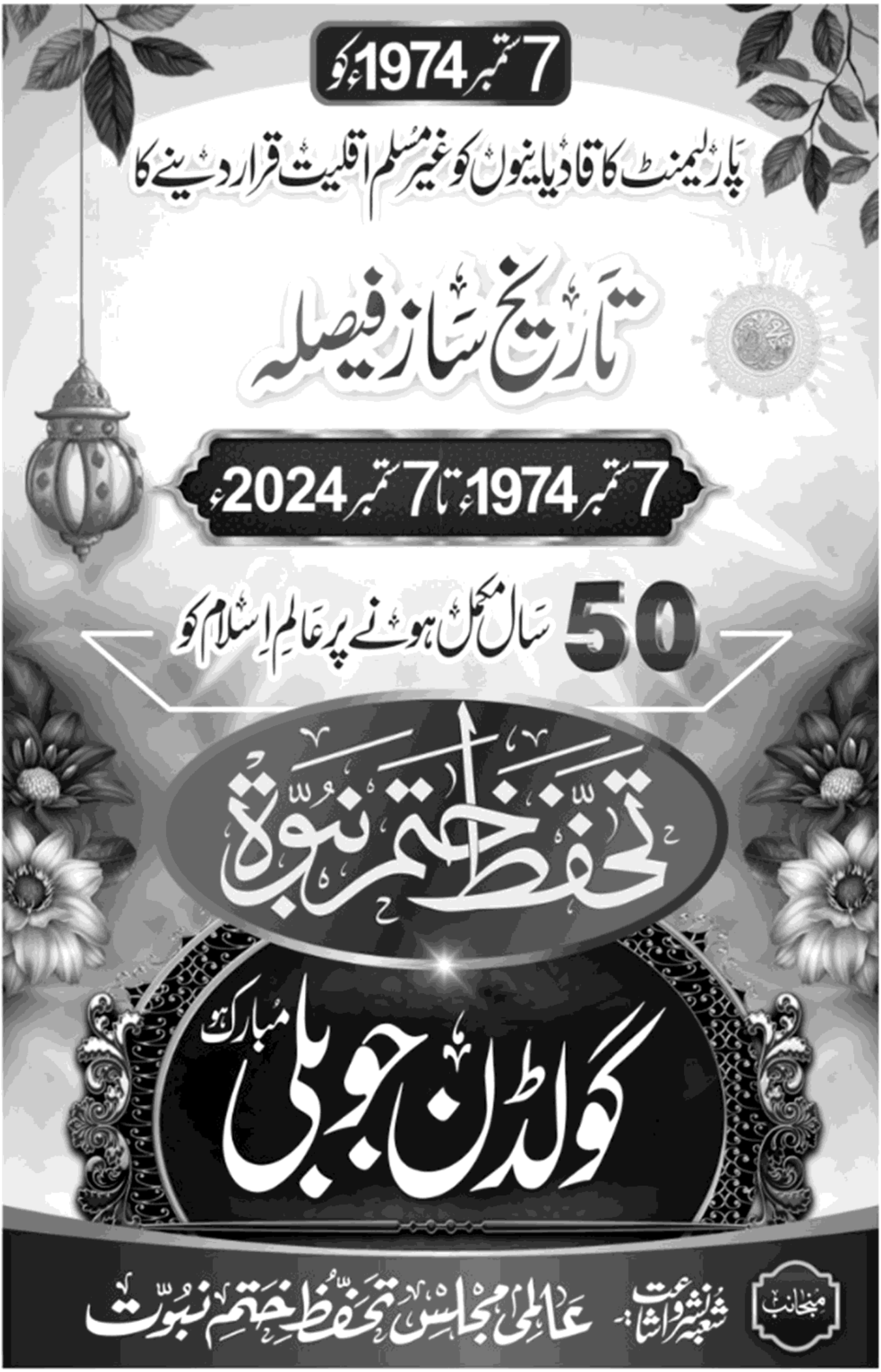
7 ستمبر 1974ء کو
پارلیمنٹ کا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا
تاریخ ساز فیصلہ
7 ستمبر 1974ء تا 7 ستمبر 2024ء
50 سال مکمل ہونے پر عالم اسلام کو
تحفظ ختم نبوۃ
گولڈن جوبلی مبارک ہو
منجانب
شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب۔ شعبہ میٹرک، ایف اے ...... ماہنامہ لولاک ملتان ...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں ...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں ...... محاسبہ قادیانیت 32 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر ...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک ...... ہفت روزہ ختم نبوت ...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

00380038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

01127-01010015785 مسلم کمرشل بنک ملتان

اپیل کنندگان

محمد ناصر الدین خان خاکوانی

خواجہ عزیز احمد

سید سلیمان یوسف بنوری

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

علاقائی مراکز کے فون نمبرز	اسلام آباد 0334-5082180	لاہور 0300-4304277 0300-4981840	کراچی 021 32780337	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	چناب نگر 0301-6395200	سرگودہا 0301-6361561	جھنگ 0300-7832358	خانیوال 0301-7819466	ساہیوال 0303-2453878
ڈیرہ غازیخان 0306-7817525	بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	بہاولنگر 0333-6309355